ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار ۔ رجسٹرڈ بمنزا ایل ۶۰۶

۱۷۔ نومبر ۱۹۱۵ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ و دوان | نمبر ۴

ضوابط

عوام سے سالانہ عارضی شماہی عہر
امرائے عظام سے امتیازی قیمت
صر
علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست
میں درج ہوں گے ؛

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت باوا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی ؛

ایک نادر اور عجیب و غریب کتاب

(جو نور کے خریداروں کو مفت دیجائیگی) (جو نور کے خریداروں کو مفت دیجائیگی)

"گورو کی بانی"

سکھوں اور نانک پنتھیوں پر تمام حجت کے لئے یہ وہ بینظیر کتاب ہے۔ کہ جب اس کتاب کے مختلف اجزا کو اکتوبر ۱۹۱۲ء کے نور میں شائع کیا تو اس اعلیٰ اور بے نظیر کتاب کے مضمون کے متعلق بدر نے لکھا۔ کہ "ہم امید کرتے ہیں کہ اس مضمون پر باوا صاحب کی روح بھی خوش ہو کر ہمارے نوجوان دووان کے حق میں دعائے خیر کر رہی ہوگی ؛ (بدر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء) الحکم نے لکھا۔ کہ "یہ مضمون قابل دید اور قابل اشاعت ہے" (الحکم ۲۸۔ اکتوبر ۱۲ء) الحق نے لکھا "مضمون مدلل بر بناء واقعات صحیحہ و روایات مریحہ و اقوال صادقہ نہایت شرح و بسط دیکر براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے ثابت کر دکھلایا ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب مسلمان تھے"۔ المشیر مراد آباد نے لکھا "اس امر کے لئے شیخ محمد یوسف صاحب ہر آئینہ قابل ستائش ہیں" ؛ پیسہ اخبار نے لکھا۔ کہ نہایت متین اور محققانہ طریق سے شری گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی کلاں کے مستند حوالجات کی بنا پر خود باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ہی یہ ثابت کر دکھلایا ہے۔ کہ باوا صاحب فی الحقیقت مسلمان تھے۔ (۱۹ اکتوبر ۱۲ء) اہل فقہ امرتسر نے لکھا کہ مضمون بسیط اور معنی خیز ہے نہایت قابلیت سے باوا صاحب کے عقیدہ پر روشنی ڈالی گئی ہے ؛

غرضیکہ یہ بینظیر کتاب جس کے لئے اپنے اور بیگانے یکساں رطب اللسان ہیں۔ جن لوگوں کا چندہ خاکسار کے ذمہ ختم ہے۔ یا جو نئے خریدار ہوں گے۔ انہیں اخبار کے پیکٹ میں یہ بینظیر کتاب مفت ارسال خدمت ہوگی۔ کتاب کی وجہ سے اخبار پر کٹ زیادہ لگیں گے۔ اس لئے **دو روپیہ ایک آنہ کی بجائے دو روپیہ دو آنہ (۱۲ عہ)** کا وی پی ارسال ہوگا۔ امید کہ ناظرین کرام نور کا وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں گے ؛

خاکسار مینیجر نور ۔ قادیان

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی مظفر الدین مالک و مہتمم کے چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور قادیان

مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۵ء

سالانہ جلسہ سر پر آرہا ہے

سالانہ جلسہ میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس امر کے جتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ قومی اجتماع قوم کی فلاح اور بہبودی کا موجب ہے۔ اجتماع سے قوم میں زندگی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ باہمی تبادلہ خیالات سے انسان قومی ضروریات کے احساس کو محسوس کرتا ہے۔ اور ان کے پورا کرنے کے لئے عملی تجاویز پر کاربند ہوتا ہے۔ اور علماء کرام کے کلمات سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملتا ہے۔ باہمی مل جل کر کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ دور و دراز کے بھائیوں کے میل ملاپ سے برادرانہ اخوت (جو اسلام کی روح رواں ہے) جو قومی ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ اس لئے میں احمدی احباب وکرام سے یہ عرض کرونگا۔ کہ وہ اس مبارک تقریب پر ضرور ہی شامل ہوں۔ اور ہر ایک احمدی اپنا فرض سمجھ لے۔ کہ میں نے اس مبارک تقریب پر ضرور ہی شامل ہونا ہے۔ کیا دو یا چار روپیہ کے خرچ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر جو درحقیقت روحانی مریض کے لئے مسیحا کا حکم رکھتی ہے ان کے کلمات طیبات کے روحانی خزانہ کی لوٹ کے سامنے یہ کرایہ کے دو چار چھلڑ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ روپیہ کیا ہے صرف ہاتھوں کی میل۔ پیارو! ان دو یا چار روپیہ کے خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں وہ روحانی خزانہ دیگا۔ جسکو نا چور لوٹ سکتا ہے نہ زمین زنگ لگا سکتی ہے۔ اور نہ دیمک چاٹ سکتی ہے۔ سو آپ اگر ایسے روحانی خزانہ کے متمنی ہیں۔ جو ابدالاباد تک محفوظ رہنے والا ہے۔ تو آپ اس جلسہ میں ضرور شامل ہوں۔ بیشک دیگر اقوام کے جلسوں میں کنسیشن کے سبب لوگوں کو خاص رعایت مل جاتی ہے۔ مگر ہمارے دوستوں کو دوسرے لوگوں کی طرح کنسیشن کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان کے اور ہمارے حال و مآل میں زمین و آسمان کا فرق ہے ہم نے خدا کے سامنے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ہم

دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔

اس لئے ہمیں کرایہ کے چند لکھوں کی تخفیف کی ہرگز ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہر ایک احمدی اس بابرکت تقریب پر شامل ہو کر عملی طور پر اس عہد کو ثابت کردے کہ درحقیقت ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ اور یہ چند لکھوں کی کرایہ کی تخفیف اس بابرکت اور پاک تقریب کی شمولیت میں ہرگز ہرگز مانع نہیں ہو سکتی۔ گویا ہمارے لئے اسوقت یہ ایک آزمائش ہے۔ پرکھ کے لئے آزمائش کا ہونا ضروری ہے۔ بغیر آزمائش کے ہم ہرگز ہرگز مظفر و منصور نہیں ہو سکتے بعض اوقات انسان کو بڑی بڑی آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ مولا کریم تھوڑی سی آزمائش سے ہی کامیاب کر دیتا ہے۔ مگر کامیابی کے لئے آزمائش شرط ہے۔ اب ایک طرف تو لکھوں کی تخفیف کا سوال اور دوسری طرف بابرکت تقریب کی شمولیت کا فرض گویا یہ فرض اور غرض کی لڑائی ہے۔ سو امید کہ ہمارے احمدی احباب جن کی ایثار نفسی زبانزد خلائق۔ جن کی دینی جرأت شہرۂ آفاق جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کیا ہوا ہے۔ وہ ان چند پیسوں کی تخفیف کی ہرگز ہرگز پرواہ نہیں کریں گے۔

دوم۔ بعض خود غرض لوگ عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ احمدیوں کی نماز جدا ان کا قبلہ الگ اور ان کا رسول اور اس لئے میں ہر ایک احمدی بھائی کو یہ کہونگا۔ کہ وہ اس امر کی کوشش کرے۔ کہ کم از کم اپنے ایک غیر احمدی دوست کو اس جلسہ میں لائے تاکہ ہمارے غیر احمدی دوستوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ جو ہمارا خدا وہی ان کا خدا جو ہمارا رسول وہی ان کا رسول۔ جو ہماری نماز وہی ان کی نماز۔ جو ہمارا قبلہ وہی ان کا قبلہ صرف فرق ہے۔ تو اتنا کہ وہ عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر مانتے ہیں۔ اور ہم دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح زمین پر دفن سمجھتے ہیں۔ کیا جب ہم سب مسلمان اس امر کو مانتے ہیں۔ کہ سرور اں و سرور مقبلاں شاہ عارفاں مرشد کاملاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمین میں دفن کئے گئے۔

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمیں پہ شاہ جہاں ہمارا

ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ برگزیدہ جسکا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ اپنے بین نشانات کے ساتھ آیا۔ ہماری دل و جان سے یہ خواہش ہے کہ جسطرح ہم نے اس برگزیدہ کو مان کر خدا اور اس کے رسول کو خوش کیا۔ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس خوشنودی میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ بات کوئی بڑی نہیں مگر مشکل ہے۔ تو یہ کہ بعض خود غرض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ احمدی نماز ہی اور طرح پڑھتے ہیں۔ ان کا خدا ہی الگ اور ان کا قبلہ ہی علیحدہ ہے۔ سو دوستو! آپ اس امر کا عزم کر لو۔ کہ کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو اس جلسہ میں لانا ہے۔ تاکہ وہ اس مرکزی مقام کی حرکات سکنات سے آگاہ ہو۔ اور اس کی وحشت دور ہو جائے۔ اور وہ معلوم کرے۔ کہ ان کی نماز اور ہماری نماز ان کے خدا اور ہمارے خدا ان کے قبلہ اور ہمارے قبلہ ان کے رسول اور ہمارے رسول میں کیا فرق ہے اور یاران مطلب نے اپنا حلوہ مانڈہ اڑانے کے لئے نفاق۔ آزردگی اور کشیدگی کا کیسا بیج بویا ہوا ہے۔ بغرض محال اگر کوئی بھائی بعض مشکلات کی وجہ سے شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ تو وہ اپنی آمد و رفت کا کرایہ صدر انجمن کے دفتر میں داخل کر دے تاکہ اس ذریعہ سے جو عدم شمولیت کی وجہ سے کلفت دل کو پہنچی ہو۔ اس ذریعہ سے اس کی تلافی ہو سکے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ وہ دوست جو کسی خاص وجہ سے شریک جلسہ ہونے سے معذور رہے۔ اس کے لئے اپنی آمد و رفت کا روپیہ بھیج دینا کچھ دو بھر نہیں گذریگا۔ صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے۔ غرضیکہ "نوں" دل و جان سے متمنی ہے۔ کہ ہم کیا بلحاظ رونق اور کیا بلحاظ آئندہ اپنے جلسہ کو شاندار سے شاندار بنائیں تاکہ اغیار اس امر کو محسوس کر جائیں کہ درحقیقت ان لوگوں کو روحانی لگن ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ان کا ماٹو اور اپنے تن دھن اور من کو اپنے مذہب پر قربان کر دینا ان کا شیوہ ہے۔

ایک اور قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ ہم حتی الوسع اپنے آرگنیزیشن

اور انشی ٹیوشنز کو ترقی دیں۔ یہ کہنا تو میرے نزدیک لاف ہے کہ یہاں کے تمام اساتذہ فرشتے اور دیوتا ہیں۔ آخر یہ انسان ہیں مگر میں باوجود بعض امور میں اختلاف رکھتا ہوا بھی یہ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ قادیان کا مدرسہ اور یہاں کے اساتذہ اور دیگر مدارس کے ٹیچروں میں بین فرق ہے۔ اگر اور کسی نکتہ خیال سے نہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات طیبات جو خام کو کندن بنانے والے ہیں۔ وہ دیگر سکولوں کے تلامذہ کو روئے زمین پر کہیں بھی نہیں ملیں گے۔ یہ یگانہ فخر صرف قادیان کے سکول کو ہی حاصل ہے۔ اس لئے ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان میں پڑھنے کے لئے بھیجے۔ اگر احباب کرام جلسہ میں آتے ہوئے اپنے لڑکوں کو بھی سکول میں داخل کرنے کے لئے ہمراہ لیتے آویں۔ تو یہ ایک کرشمہ دو کار ہوں گے۔ ایک جلسہ دیکھ جائیں گے۔ اور دوسرے اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرا جائیں گے ؛

جس کثرت کے ساتھ ہمارے سکول میں لڑکے آنے چاہئیں تھے۔ افسوس کہ ابھی تک احباب کرام نے اسطرف کما حقہ توجہ نہیں دی جس کی ایک خاص وجہ ہے۔ اگر مجھے معاف رکھا جائے اور مجھے سچ کہنے سے جو ہمارا ایک مومن کا نصب العین ہونا چاہیئے نہ روکا جائے تو میں یہ ضرور کہونگا۔ کہ اس کی جوابدہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر طلباء کی توسیع تعداد کے لئے اپیلیں کرتے کرتے تو حاضرین کا دل کھینچ لیتے ہیں۔ مگر خود عملی نمونہ میں بہت پیچھے۔

خیر بہر حال کچھ بھی ہو۔ مگر ہم اس امر سے اغماض نہیں کر سکتے کہ ایک طرف ہم اس امر کو لیں۔ کہ چار لاکھ جیسی عظیم الشان جماعت کا یہ ایک واحد سکول اور پھر طلباء کی تعداد اڑھائی سو سے بھی زیادہ نہ بڑھے۔ یہ بہت کچھ قابل افسوس امر ہے اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ احباب کرام بہت جلد اس کمی کو پورا کریں گے۔ اور سکول کو ہر پہلو سے شاندار بنانے میں نمایاں سے نمایاں حصہ لیں گے۔ اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو اس وقت بورڈنگ ہاؤس میں ۱۵۰ کے قریب طلباء کی تعداد ہے۔ جس میں نصف کے قریب غیر احمدی احباب کے بچے شامل ہیں۔ اور باقی احمدی احباب کرام کے۔ گویا اس حساب ہمارے سکول نے کچھ زیادہ ترقی نہیں کی۔ اگر احباب کرام توجہ فرماویں۔ تو بہت جلد یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اور کچھ تعجب نہیں۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارا یہ واحد اور مایۂ ناز سکول کالج کی حیثیت میں ہمارے سامنے آجائے۔ مگر یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی موقوف ہے۔ سالانہ جلسہ کی اہمیت کے متعلق میں اور بہت کچھ لکھنے والا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ اشوع میں وضاحت سے لکھوں گا ؛

پچھلے سال خدا کے فضل سے ہمارا سالانہ اجتماع ہر طرح سے کامیاب اور بامراد رہا تھا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس دفعہ پچھلے سال سے بھی زیادہ ہمت اور استقلال سے کام لیں۔ بات کوئی بڑی نہیں۔ صرف تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے ابھی یہ کل کی ہی بات ہے۔ کہ سکھ صاحبان کا فیروز پور میں جلسہ ہوا۔ فیروز پور میں شامل ہونے والے لوگوں کی پانچ دس روپیہ فیس داخلہ تھا۔ مگر سکھوں کی لگن کی طرف دیکھئے۔ کہ انھوں نے صدہا روپیہ رئیسوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی سکھوں کے جلسہ میں حاضری پانچ ہزار کے قریب تھی۔ جس سے سکھوں کو ایک معقول رقم تو فیس داخلہ کی ہی ہو گئی۔ اور پھر یہ نہیں۔ کہ سکھوں نے فیس داخلہ دینے کے بعد اپنی ذمہ واری کو ادا کر دیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ سکھوں نے بڑھ چڑھ کر چندے بھی دیئے۔ راجوں اور مہاراجوں کو چھوڑ کر بعض ایسے دل چلے بھی نکل آئے۔ جنہوں نے پان پانصد اور ہزار ہزار روپیہ چندے دیئے۔

دیکھئے ہمارے جلسہ میں کوئی فیس داخلہ نہیں۔ ہر ایک دوست احمدی غیر احمدی ہندو عیسائی وغیرہ بخوبی اور بخوشی شامل ہو سکتا ہے۔ تو پھر احمدیوں جن کی ایثار نفسی زبان زد خلائق ہے۔ امید کہ وہ اپنے جلسہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور ہر ایک پر یہ ثابت کر دکھلائیں گے۔ کہ ان کا آنے والا جلسہ پہلے جلسہ سے شان و شوکت میں کئی درجے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

(دلستان الدبر ترجمان قدرت ڈاکٹر اقبال کا تازہ ترین کلام)

ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے
ہے لازوال عہد خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے

فصل خزاں ہے تیرے گلستاں میں خیمہ زن
عالی ہے جیب گل زر کامل عیار سے
جو نغمہ زن تھے خلوت اوراق میں طیور
رخصت ہوئے تیرے شجر سایہ دار سے

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
واقف نہیں ہے قاعدہ روزگار سے
مذہب کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

آئندہ ہندوستان

ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے شملہ کے یونائٹڈ سروس کلب میں ۸۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو ایک مبسوط و مفصل تقریر کی تھی جس میں ہندوستان کی نسبت ہز ایکسلنسی نے حسب ذیل کلمات کہے تھے۔ جو یاد رکھنے کے قابل ہیں :۔

" انگلستان نے اس ملک میں نہ صرف مغربی تہذیب و تمدن ہی پھیلایا ہے بلکہ آزادی اور خودداری کا بیج بویا ہے۔

انگریزی حکام اس معاملہ کو آپ سمجھتے جاتے ہیں۔ کہ جس طرح ان کے پیشروؤں کے ارادے اعلیٰ اور کامیابیاں شاندار تھیں۔ اسی طرح ان کے سامنے بھی ہندوستانی ترقی کے ڈگمگاتے ہوئے قدم کو صحیح راستہ پر چلانے کا کام ہے۔ آؤ اس بات کو ذرا ذہن میں جگہ دیں۔ کہ جس طرح زمانہ ماضی میں انگلستان کا ایک اعلیٰ مشن رہا ہے اسی طرح زمانہ آئندہ میں بھی اسے لوگوں کی سیاسی ترقی کو مضبوط و راسخ بنانا ہے۔ وہ ملحوظ نظر جسے ہندوستان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ گو حال دور ہے۔ لہذا اس کے راستہ میں بہت سے انقلاب پنہاں ہیں۔ میں اس زمانہ کو نہایت اعتماد سے دیکھ رہا ہوں جبکہ کیرکٹر خودداری کی مضبوطی اور زبردست محبت کی رسیوں سے باندھے جانے کے بعد ہندوستان نہ صرف شاندار بلکہ انگلستان کا ایک مخلص سمجھا جائیگا "

شذرات

حیوانات پر ظلم کرنیکی تعذیب

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک عورت اس بنا پر عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ بھوک کی شدت سے مر گئی۔ وہ عورت دوزخ میں گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو تو نے بلی کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔ غور کرو ایک بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے کی پاداش میں یہ تعذیب ہے تو جو شخص انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے بھوکا پیاسا رکھے اس کا کیا حال ہوگا۔ اور پھر جو سرور بنی آدم باعث ایجاد عالم محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کے ساتھ یہ سلوک روا رکھے اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔ وما ادریہ جہنم وبئس المصیر کیا کوئی مسلمان اس بات کے سننے کی تاب لا سکتا ہے کہ سید الشہداء جناب حسین علیہ السلام نے اپنے شیر خوار معصوم بچے کے واسطے جو تین دن کے ایک قطرہ آب کے لیے ترس رہا تھا ایک گھونٹ کا مانگا۔ تو اشقیائے پانی کی جگہ اس کے ننھے حلق میں تیر مارا اور وہ معصوم جنت کو سدھارا جہاں اس کے واسطے انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی موجود تھیں اس جور و ستم کا خمیازہ اشقیائے دنیا میں ہی بھگتا۔ ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون۔

خلق محمدی

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس آکر سختی سے ایک اونٹ کا تقاضہ کیا۔ اس نے سخت کلامی سے کہا کہ عبدالمطلب کی اولاد! تم میں جھوٹ بولنے اور قرضخواہ کو ٹالنے کی عادت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اسکو سزا دینا چاہا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو۔ وہ ایسی باتیں کہہ سکتا ہے ایک اونٹ خرید دو اور اس کو دے دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا سا اونٹ تو نہیں ملتا ہاں سے بڑھیا ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو۔ تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں۔ غور کر دیکھو آپ کا حسن خلق تھا۔ حالانکہ گنوار نے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور کلمات ناشائستہ زبان پر لایا تھا۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو اس کا قرضہ بھی ادا نہ کرتا اور سخت سست جواب دیکر بگڑ کھڑا ہوتا۔ مگر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بدی کے عوض نیکی کی اور باوجود قدرت کے تواضع اختیار فرمائی اسی بنا پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمایا ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم (۶۸) اور بے شک تمہارے اخلاق البتہ بڑے اعلیٰ درجہ کے ہیں ولنعم ما قیل ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا ❊ اگر مردی احسن الی من اساء

KHILAFAT LIBRARY

فقر و فاقہ اور غنا و تونگری اہل اللہ کے نقطہ خیال سے

اہل اللہ فقر و فاقہ پر ایسی خوشی کرتے ہیں کرتے ہیں جو غنا و تونگری پر نہیں کرتے ان کے نزدیک فقر فاقہ اور مفلسی خاص محبوب یعنی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا و تونگری میں بندے کی مراد بھی شریک ہوتی ہے۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز سے منقول ہے۔ کہ جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور اپنے والدہ سے پوچھتے کہ کھانے کو ہے؟ وہ کہتیں بابا نظام الدین! ما امرفہ مہمان خدائیم تو بے حد مسرور و محظوظ ہوتے جس دن وہ کہتیں کھانے کو حاضر ہے۔ تو آپ کو کچھ خوشی نہ ہوتی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے عوض گروی رکھی تھی ایک دن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس جو کی روٹی اور بودار چربی کھانے کے لیے لے گیا اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں رہا۔ حالانکہ نو گھر ہیں۔ یاد رہے کہ صاع عرب کا ایک پیمانہ ہے جس انگریزی تول کے حساب سے اڑھائی سیر اڑھائی چھٹانک غلہ آتا ہے غور کرو اہل اللہ اور خاصان خدا فقر و فاقہ کو غنا و تونگری پر ترجیح دیتے ہیں۔ فتدبروا یا اولی الالباب +

ہر فرد بشر راعی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور قیامت کے دن اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی ایک تو بادشاہ امیر جن لوگوں پر حکمران ہے اس سے اسکی باز پرس ہوگی۔ دوسرے مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی تیسرے عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور نیز اپنی اولاد کی۔ انکی باز پرس اس سے ہوگی۔ چوتھے غلام اپنے آقا کے مال کا حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی۔ سنو تو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی۔ غور کرو ہر فرد بشر راعی ہے پس ہے اپنی ذمہ واریوں سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

ملکی اشیاء کیوں گران ہو رہی ہیں

یورپ سے جو اشیاء آتی ہیں ان کی گرانی کا باعث تو جنگ کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر جو اجناس خود ملک میں پیدا ہوتی ہے یا جو چیزیں ہندوستان میں بنتی ہیں انکی گرانی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کا نرخ بھی اہل بازار نے بڑھا دیا ہے طرفہ تر یہ کہ اسکا باعث بھی جنگ کو بتایا جاتا ہے غرضیکہ جنگ کو عوام اور کم آمدنی والوں کو لوٹنے کا بہانہ بنا لیا گیا ہے۔ پس ملکی اشیاء کی مصنوعی گرانی کی تحقیقات کی ضرورت محتاج بیان نہیں۔ ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب جگہ یہی ابتر حالت پائی جاتی ہے۔ کلکتہ کے ایک اینگلو انڈین اخبار نے دوکانداروں کے اس میلان کے خلاف آواز اٹھائی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ کلکتہ میں متوسط درجہ کی آمدنی رکھنے والوں کو اشیائے خوردنی کی روز افزوں گرانی سے مصیبت کا سامنا ہے

گرانی مذکور جو بعض چیزوں کی صورت میں انتہا درجہ کی پہنچ گئی ہے جنگ سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتی بلکہ چالاک دوکانداروں کی گردن کا یہ ایک عذر لنگ ہے حتیٰ کہ گوالا بھی دودھ میں پانی ملانے کا باعث جنگ کو ہی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور چاول میں ملاوٹ۔ گھی میں چربی کی امیزش غرضیکہ ہر شے میں دغل و فریب کو جنگ ہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

نیشنل کانگریس اور مسلمان

کانگریس کا اجلاس اب کے بمبئی میں ہوگا۔

مسٹر جناح جیسے بعض بارسوخ مسلمان حامیان کانگریس کی سعی سے اجلاس حال میں سے مسلمانوں کی شرکت کی بھی توقع کی جاتی ہے۔ بقول کانگریسی اخبارات شہر بمبئی کے مسلمان اس بارہ میں پریزیڈنسی کے دیگر اضلاع کے لیے نمونہ قایم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کثرت سے کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ منڈی وار ڈ کی ڈسٹرکٹ کمیٹی کے ۱۸۰ ممبروں میں ۲۵ سے کم مسلمان نہیں ہیں۔ گو انقلابات زمانہ اور تغیر حالات سے مسلمان اب کانگریس سے اس قدر گریزاں نہیں رہے۔ تاہم کچھ ایسے پولیٹکل مسایل بھی ہیں جن میں مسلمان کانگریس یا اس روح و روا ہندو کے قطعی ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔

جبکہ آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو کر بھی مسلمان نیشنل کانگریس کے کئی مقاصد کی تائید کر سکتے ہیں۔ تو کیا ضرورت ہے۔ کہ سب کے سب کانگریس میں شریک ہو جائیں۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس تعطیلات کرسمس میں بمقام پونا منعقد ہوگا۔ آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم جج ہائیکورٹ مدراس نے اجلاس ہذا کی صدارت منظور کر لی ہے۔ چونکہ آج کل مسلم یونیورسٹی کا مسئلہ بھی چھڑا ہوا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کانفرنس اس کے متعلق رفع اختلاف کا باعث ہو۔ بمبئی پریزیڈنسی میں کانفرنس کا یہ دوسرا اجلاس ہے۔ قبل ازیں گیارہ سال ہوئے اس کا جلسہ خاص بمبئی میں بصدارت آنریبل مسٹر جسٹس طیب جی مرحوم ہوا تھا۔ اور ہز ہائینس سر آغا خان نے بحیثیت چیرمین کمیٹی استقبالیہ ایک پرجوش تقریر کی تھی۔ مسلمانوں کو یقین رکھنا چاہیے۔ کہ ان کی تمام ترقیوں کا مدار صرف تعلیم پر ہے اور اگر وہ اس میدان میں سبقت لے گئے۔ تو پالیٹکس وغیرہ سبھی میدان انہوں نے سر کر لیے۔ اس لیے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو ایک بہت اچھا ذریعہ اصلاح اور ترقی کا بنایا جا سکتا ہے۔

پاسٹیور انسٹیٹوٹ کسولی کا مفید کام

انسٹیٹیوٹ ہذا کے سالانہ جلسہ میں جو بصدارت میجر جنرل سر پارڈی لیوکس ۱۲۔ اکتوبر کو کسولی میں منعقد ہوا تھا۔ سال گذشتہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ انسٹیٹوٹ نے بہت سا مفید کام انجام دیا ہے لیکن اسے وسعت دینے اور مزید بیماروں کے لیے جگہ بہم پہنچانے کی اشد ضرورت ہے۔ غریب سگ گزیدگان کے لیے جو مختصر جگہ بنی ہوئی ہے۔ ہمیں ضعف بھی نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ ۱۹۰۱ء سے بیماروں کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ پچھلے برس (۱۹۱۵) مریضوں کا انسٹیٹوٹ میں علاج ہوا جن میں سے ۱۸۱۱ ہندوستانی (۱۴۱۴) یورپین سگ گزیدگان کے معالجہ کے علاوہ بعض دلچسپ تجارب اور تحقیقاتیں بھی کی گئی۔ ازانجملہ مار گزیدگان کا علاج بھی ہے۔ ۱۹۱۴ء میں مفلس مریضوں کے قیام کے لیے مکانوں کی چوتھی قطار تعمیر ہوئی۔ مگر یہ ناکافی ہے بتوسط مریضوں کی قیام گاہ بھی تکمیل کو پہنچ گئی ہے ہسپتال تیار ہو رہا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو جائے گا۔ اس عمارت کے خرچ کا تخمینہ ۱۰۸۱۵ روپے کیا گیا ہے۔ نیز انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کے ۱۹۱۰۰ روپے علیحدہ سے دیگر عمارات بھی بنائی گئی۔ اور کچھ اور تغیر و تبدیل ہوا۔

سوامی دیانند سچا ہے یا آریہ گزٹ؟

آریہ گزٹ اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں شاستر وہ ہوا بواہ کی اجازت نہیں دیتے اس اعتراض کو دور کرنے کے لیے ہم ذیل میں چند شاستروں رشیوں اور ویدوں کے حوالے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہو جائے کہ بدھوا بواہ کی صاف صاف اجازت شاستروں میں کی جاتی ہے"

نیچے جا کر اخبار مذکور نے چند حوالہ جات لکھے مگر سوال یہ ہے کہ اگر بدھوا بواہ آریہ گزٹ کے شاستروں رشیوں اور ویدوں سے مانا ہے اور سوامی دیانند نے اپنی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش میں کیوں اس کا کھنڈن کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ آریہ گزٹ کے ہمدرد ایڈیٹر نے کبھی ستیارتھ پرکاش کی پوتھی کھول کر نہیں دیکھی ورنہ وہ کبھی اس قسم کی لایعنی تحریر لکھنے کی جرأت نہ کرتا سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج نے بدھوا بواہ کا پرزور الفاظ میں کھنڈن کیا ہے۔ اور اسے دوجوں کے لیے ایک سخت ہانی کارک بتلایا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش بواہ پر کرن۔ سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ دوج ماتر کو بدھوا بواہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے نیوگ کی ترکیب بتلائی ہے۔ مگر بدھوا بواہ کسی حالت میں جائز قرار نہیں دیا۔ لیکن حضرت خورسند ہیں۔ کہ ویدوں تک سے بدھوا بواہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چہ خوب!

KHILAFAT LIBRARY

دنیا کے اندر بہشت کا نمونہ

جزیرہ نیوزلینڈ میں نہ کوئی جیل ہے نہ حوالات نہ کوئی محکمہ ہے نہ کچہری۔ صرف ایک سپاہی پولیس کا ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام جزیرے میں ایک قطرہ بھر شراب بکتی نہیں ہوتی۔ ۷۸ ہزار کی آبادی میں ایک شخص بھی شراب کا عادی نہیں۔ گویا سارے کا سارا جزیرہ پرہیزگاروں کی بستی ہے۔ نہ وہاں کوئی شراب فروشی کی دوکان ہے۔ نہ کسی کو باہر سے شراب لانے کی اجازت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دس برس تک بچہ جس طرح لکھ پڑھ سکتا ہے۔ گویا جو خرچ مدآبکاری میں جا کر بے سود بلکہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ وہ مد تعلیم میں آکر خیر و برکت کا موجب ٹھہرتا ہے۔ دنیا بھر میں یہ جزیرہ نیکی و پاکیزگی کی ایک مثال ہے۔ کاش ہندوستان بھی یہ کیفیت پیدا ہو جسکے تقدس و [illegible] ہم اب تک خواب دیکھ رہے ہیں۔ اب تک اسکو جنت [illegible] کہا جاتا ہے۔

سناتنیوں کے نزدیک وید مقدم ہیں یا پران

پرکاش سناتن دھرم پر چارک کو لکھتا ہے۔ کہ آپ تو وید کو اصلی دھرم پستک بتلاتے ہیں۔ لیکن آپ کے پنڈت گوپی ناتھ نے مہاتما منشی رام کے ساتھ لاہور میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے وید کو بھی پورانوں سے نکلا ہوا بتایا تھا۔ بہرحال آریہ سماجیوں اور غیر آریہ سماجی آریوں کے درمیان اگر کوئی امتیازی نشان ہے۔ تو پوران ہی ہیں اس لئے اگر آپکو اس امتیازی نشان سے پکارا جائے۔ تو آپ کو شکایت کیوں ہے۔

پرانوں کی فضیلت کے متعلق پرکاش نے عجیب پتہ دیا ہے۔ اب دیکھیں سناتن دھرم پرچارک کیا جواب دیتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بودھ دھرم کی قلمی پستکوں کی تحقیقات

بودھ دھرم کی تحقیقات بہت عرصہ سے ہو رہی ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں بہت سے سائنسدانوں اور علماء کا ایک گروہ ترکستان میں بودھوں اور جینیوں کی ساتویں صدی کی قلمی کتابوں کی تحقیقات کرنے کے لئے گیا تھا۔ یہ گروہ ابھی گذشتہ کو پیٹرو گریڈ پہنچ گیا۔ اسکا سرکردہ ڈاکٹر اولڈن برگ تھا۔ بقول ٹائمز لنڈن جن قلمی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ چودھویں صدی کے بدھوں کے علوم و فنون کا خزانہ ہیں۔ یہ کتابیں ان کھنڈروں سے کوئی ۱۰ میل کے فاصلہ پر غاروں میں محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔ اس گروہ کے ممبران نے ایسے ۳۴۴ غاروں کے حالات تیار کئے ہیں جن میں یہ کتابیں محفوظ تھیں۔ روز برگ مصور نے ان کے متعلق کئی رنگین فوٹو لئے ہیں۔ زیورات کی تصویریں کمال خوبی کے ساتھ اتاری گئی ہیں۔ ہر ایک تصویر کا کچھ حصہ تو روغنی رنگ میں ہے۔ اور کچھ آبی رنگ میں یہ گروہ بادشاہ غاروں سے رنگین کھلونوں اور تصویروں کے کوئی ۴۰۰ نمونے اور بت اپنے ساتھ لایا ہے۔ اور ۲۰۰ قدیم قلمی کتابیں اس کے ہاتھ لگی ہیں۔ روسی ہم سے پہلے ترکستان کے اس حصہ میں لنڈن سے سر اے سٹین اور پیرس سے پروفیسر پائلیو گئے تھے۔ لیکن انھوں نے صرف قلمی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا۔ تصویروں کا معائنہ پہلے پہل روسی سائنسدانوں نے کیا ہے۔

رونق رام اور بشمبر دت کو لالہ لاجپت رائے کی نصیحت

ٹوکیو (جاپان) سے لکھی ہوئی لالہ لاجپت رائے کی ایک چٹھی پنجاب کے چند اخبارات میں چھپی ہے۔ جس میں اس نادر الکتاب کے متعلق ذکر کرتے ہوئے لالہ جی نے لکھا ہے "ہمیں دنیا میں ایسے شریف ترین ہیرو کہاں مل سکتے ہیں۔ جیسے کہ سکھوں کے شگورو صاحبان تھے..... اگر میں ہندوستان میں ہوتا۔ تو مہاشہ رونق رام اور بشمبر دت سے اپیل کرتا کہ وہ خود بخود اپنی کتاب کی اشاعت بند کردیں اور ابتدائی عدالت کے فیصلہ کی اپیل نہ کریں"۔ اس پر رائے زنی کرتا ہوا سماجی اخبار "ہمالہ" لکھتا ہے۔

"ہمیں معلوم ہے۔ کہ بعض آریہ سماجی لیڈر مہاشہ رونق رام کی کتاب کے مضمون کو جہاں تک اس کا گورو صاحبان کے متنازعہ فیہ مسئلہ سے تعلق ہے صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن آریہ سماج میں لہر اسوقت ایسی زبردست تھی کہ کسی کو اس لہر کی وجہ سے مہاشہ رونق رام کی کتاب کے خلاف آواز نکالنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ لالہ لاجپت رائے پہلے آریہ سماجی لیڈر ہیں۔ جنہوں نے اس بارے میں صفائی اور دلیری کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے"۔

روحانی آدمی کی سب امیدیں خدا پر ہونگی اور سیاسی آدمی کی انسان پر

سر سنکر نائر کے ممبر تعلیم ہونے پر ہندوستان کا بہت کچھ انحصار ہے۔ لیکن دراصل ہندوستان کے سامنے آن کے دن تعلیم اور حفظان صحت دو اہم ترین مسائل ہیں۔ اور ان دونوں سررشتوں کا چارج سعہ لوکل سیلف گورنمنٹ کے سر شنکران نائر کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس لئے تمام ہندوستان کی امید بھری نظریں اس مدراسی لیڈر پر کیطرف ہیں۔ کہ دیکھئے ملک کا بیڑا پار کرنے میں اور کیا کچھ کرکے دکھاتے ہیں"۔

مگر ایک روحانی آدمی کی زبان یا قلم سے کبھی یہ الفاظ نہیں نکل سکیں گے۔ کہ اس کی تمام امیدیں فلاں شخص کی شخصیت سے وابستہ ہیں۔ بلکہ اس کی سب امیدوں کا انحصار خداوند تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے پر ہوگا۔ اور جب تک ہم اپنی امیدوں کا دارومدار اس خالق کل کو نہیں بنائیں گے کبھی بھی ہمارا بیڑا پار نہ ہوگا۔

حامیان یونیورسٹی کو ایک بامو قعہ نصیحت

پایونیر نے صحیح طور پر لکھا ہے کہ ہندو یونیورسٹی کو بیرونی یعنے گورنر جنرل یا جلاس کونسل یا پراونشل رو میٹر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کی مداخلت کا اسقدر خوف نہیں ہو سکتا۔ جسقدر کہ اندرونی اختلافات اس کے حق میں مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ معطیوں شاف یونیورسٹی طلباء پرانے اور نئے خیالات کے ہنود اور دیگر فریقوں کے مختلف متضاد و متضاد خیالات کے باہم ٹکرا جانے کا خطرہ کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں۔ ہواخواہان اور متعلقین یونیورسٹی سے امید ہے۔ کہ پایونیر کی اس گراں قدر نصیحت کو ایک لحظہ کے لئے بھی نظر انداز نہ ہونے دیں گے۔ کیونکہ اکثر دور اندیش اہل ہنود کو اندیشہ اندرونی بگاڑ کا ہے۔

مسز بسینٹ کا مسئلہ ہوم رول

مسز بسینٹ صاحبہ کی ہوم رول کی غیر معمولی کوششوں کے اجرا کے متعلق اس سے پیشتر ظاہر کیا جا چکا ہے۔ کہ یہ مناسب وقت نہیں ہے۔ گو ہوم رول کے حصول میں بہت سے ہندوستانی لیڈروں کو اصولاً

ہمدردی ہوگی۔ مگر وہ سب اسوقت کو اس کام کے لئے موزون نہیں سمجھتے۔ آنریبل مسٹر سنیلواد نے تو حال میں امپیریل کونسل میں صاف صاف بیان کیا ہے۔ کہ زمانہ موجودہ میں ہمیں کسی بحث طلب اور مختلف فیہ مسئلہ کو نہیں چھیڑنا چاہیئے۔ آنریبل سر سید علی امام صاحب نے اپنی مشہور تقریر میں بحث طلب معاملات سے ان دنوں میں گریز کرنے کی صلاح دی تھی۔ بنا گیا ہے۔ کہ آنریبل مسٹر الر میراور کئی دیگر ہندو لیڈر بھی ایسے معاملوں کا اسوقت چھیڑنا نامناسب نہیں سمجھتے۔ خود گورنمنٹ کئی دفعہ کونسلوں میں بحث طلب معاملات کو اسی وجہ سے پیش نہیں ہونے دیتی۔ علاوہ اس کے مسز بیسنٹ صاحبہ کے موجدین میں اسوقت کسی اور نامور لیڈر کا ذکر نہیں سنا گیا۔ امید ہے کہ وہ بھی اس سرگرمی کو بالفعل کسی دوسرے مفید مقصد کی طرف منعطف کر دیں گی۔

دشمن سے بھی انصاف کرنا سچی بہادری کا کام ہے

اگرچہ ترک جرمنی کے زیر اثر آکر ایک مہلک غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جبلی بہادرانہ خصلتوں کو جرمنوں کی طرح غیر باد نہیں کہدیا۔ چنانچہ میدان جنگ سے آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترک دوران جنگ میں اپنے مخالفوں کے خلاف ان کمینہ اور اوچھے ہتھیاروں پر نہیں اتر گئے۔ جنپر کہ جرمن عامل ہیں۔ مثلاً گیلی پولی کی جنگ میں جو قیدی گرفتار کئے جاتے ہیں۔ ان کو اپنے رشتہ داروں کو اسی دن بذریعہ تار مطلع کر دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور دوسرے دن وہ خط لکھ سکتے ہیں۔ کئی مجروح سپاہی میدان جنگ میں ترکوں کی طبی امداد حاصل کر کے شفایاب ہو جاتے ہیں ترک اُن کے زخموں کی مرہم پٹی کر کے ان کے پاس پانی سے بھرے ہوئے برتن چھوڑ جاتے ہیں۔ ترکوں کی اس قسم کی بہادرانہ خبریں سنکر لارڈ کچنر نے بھی اُن کے طریقہ جنگ کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ جنگ گیلی پولی کے متعلق

پریس آف لارڈز میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ یہ تسلیم کرنا عین مناسب ہے۔ کہ اگر انسانیت کے نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو جنگ کے جن طریقوں پر ترک عمل کر رہے ہیں۔ وہ ان کی نسبت بدرجہا اعلےٰ ہیں۔ جنپر عمل کرنے کی وجہ سے ان کے مالک جرمن تمام دنیا میں بدنام ہو رہے ہیں"۔ لارڈ کچنر کے اس اعتراف سے جہاں ترکوں کی شرافت اور انسانیت ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں لارڈ کچنر کی حقیقی بہادرانہ و شجاعانہ سپرٹ کا اظہار ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بہادر ہمیشہ بہادروں کی تعریف کرتے ہیں خواہ وہ مخالف ہی کیوں نہوں۔ لیکن تعجب کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو ترکوں کو ان کے میدان جنگ میں شریفانہ اور مبنی بر انسانیت طرز عمل کو سراہا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف آرمینیا میں ان کے نام ایسے ظالمانہ اور مکروہ افعال منسوب کئے جاتے ہیں۔ جنکو پڑھ کر کوئی شخص ان کی خارت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (پیسہ)

KHILAFAT LIBRARY

کلیساؤں کو سرکاری عطیات

ریلوے بورڈ نے عیسائی مشنریوں اور پادریوں کی ریلوے مراعات حال میں اس بنا پر موقوف کر دی ہیں۔ کہ اس غیر عیسائی ملک میں انصافاً وہ ان رعایتوں کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ علاوہ ازیں پادریوں اور بشپوں کو خزانہ ہند سے جو پنشن قرار تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی اصول کے مطابق قابل توجہ ہیں۔ اس موقعہ پر ان مشاہروں کی کچھ کیفیت حالہ قلم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا۔ چنانچہ ۲۸ ستمبر کو مسٹر ڈنڈاس وائیٹ نے ہوس آف کامنز میں صاحب وزیر ہند سے دریافت کیا کہ پچھلے سال بشپوں اور آرچ ڈکوں وغیرہ کے مشاہروں پر جنکا دفعہ (۱۱۸) میں ذکر کیا گیا ہے۔ خزانہ ہند کا کسقدر روپیہ صرف ہوا۔ مسٹر چیمبرلین نے بجواب جو اعداد پیش کئے۔ ان سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ بشپ کلکتہ (۵۹۷۷) روپے بشپ مدراس (۲۶۰۱۳) روپے اور بشپ بمبئی کی سالانہ تنخواہ (۲۵۶۰۷) روپے ہے۔ الاؤنس سمیت ان تینوں کی تنخواہ کی میزان (۱۰۵۵۴۳) روپے تک پہنچ جاتی ہے۔ کلیساؤں کے معائنہ کے اخراجات (۱۵۶۱۱) روپے علیحدہ ہیں۔ بشپوں کے قائمقاموں کو ایک ہزار آٹھ سو نو پونڈ عطا کیا جاتا ہے۔ سول فوجی پادریوں کی تنخواہوں کی سالانہ رقم (۴۰۴۹) روپے ہوتی ہے۔ اخراجات کی کل میزان (۲۴۲۵۵۹) روپے ہے"۔ غالباً ہندوستان کے دیگر صوبجات کے بشپوں وغیرہ کے مشاہرے اس میں داخل نہیں۔ اس مسئلہ کا حل چنداں مشکل نہیں ہے اگر گورنمنٹ سرکاری مذہب کے رہنماؤں کو مشاہرے دینا ضروری سمجھتی ہے۔ تو رعایا کے بڑے بڑے مذاہب کے رہنماؤں کو بھی کسی نہ کسی صورت میں مشاہرے یا امداد دینے کی صورتیں پیدا کرنی چاہئیں۔ تاکہ کسی کو پھر اس قسم کی شکایت نہ رہے۔

سورج کا عکس ایک اہم انکشاف

ہندوستان کے صیغہ اجرام فلکی اور ہیئت نے بقول پایونیر کشمیر کی ہوائیہ حالت کے متعلق ایک نئی اور اہم بات دریافت کی ہے جہاں اجرام فلکی کو زیادہ صفائی اور عمدگی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ امر کسی زیادہ طاقت کی دوربین سے منکشف نہیں ہوا۔ بلکہ ہوا کا ایسا ہے۔ جو سورج چاند اور ستاروں کو زیادہ خوبی سے دیکھنے کا موقعہ دیتا ہے۔ ۱۹۱۳ء میں مسٹر ایور اشڈ ڈائرکٹر سولا نزابزرویٹری نے اپنی رعائتی رخصت کا زمانہ کشمیر میں بسر کیا تھا۔ جہاں انھوں نے حیرت سے معلوم کیا۔ کہ سورج کی سطح کی ساخت اور دیگر سیاروں کے معائنہ کی غرض سے کشمیر کی ہوا کسقدر موزون و موافق ہے۔ گورنمنٹ ہند نے ۱۹۱۴ء میں مئی و جولائی دو ماہ کے واسطے پھر مسٹر موصوف کو ہوائے وادی کشمیر کی اس عجیب خاصیت کی مزید تحقیقات کے لئے بھیجا۔ اسموقعہ پر سورج کے فوٹو لئے گئے۔ اور دن کی تمام ساعتوں کے معائنوں کی کیفیت قلمبند کی گئی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی ملک اسبارہ میں کشمیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ انکشاف اسقدر اہم ہے کہ ایک اور مہم مزید طاقتور آلات کے ساتھ مدت تک تفحص اور تحقیقات کی غرض سے

(اخبار ۱۹ نومبر میں بمبئی کی منظوری صادر ہو چکی ہے)

KHILAFAT LIBRARY

دلچسپ معلومات

گراموفون کے ذریعہ شیر کا شکار

گراموفون کی ایجاد سے کیا کیا عجیب و غریب کام لیے جاتے ہیں ان سب کی تفصیل عام طور پر معلوم نہیں ہے۔ بلبل ہزار داستان اور انواع و اقسام کے خوش الحان پرندوں کی آوازیں مشین میں بند کر لی گئی ہیں۔ اور اب پرندوں کی خوش الحانی کے شائق بجائے پنجرے لٹکانے کے گراموفون کے یہ ریکارڈ خرید کر لیتے ہیں۔ اور انکی مدد سے بہت سے پرندے شکار کر لیتے ہیں۔ پرندوں کی آواز انکی نقل خاص مشینوں کے ذریعہ لی جاتی ہے۔ جو چلتے ہوئے شور نہیں کرتیں ان کے ہورن میں دانہ ڈال دیا جاتا ہے۔ پرندے اس کے اندر بیٹھا دیئے جاتے ہیں۔ وہ دانہ چگتے اور گیت گاتے رہتے ہیں اور گیت مشین کے اندر ہمیشہ کے لیے ثبت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح افریقہ میں شیروں کے شکار میں بھی گراموفون سے کام لیا جاتا ہے کہ بھیڑ کے بچے کی آواز گراموفون کے ریکارڈ میں بھر لی جاتی ہے اور شکارگاہ میں مچان کے نیچے گراموفون رکھ دیا جاتا ہے شیر لپک کر آتا ہے۔ اور نشانہ بن جاتا ہے۔

دنیا کے امیر کبیر بچے!

امریکہ میں دو بچے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مالدار لڑکے ہیں ان میں سے ایک کا نام جان جیکب آسٹر ہے اور دوسرے کا میکلین۔ اول الذکر جب بالغ ہوگا۔ تو ۴۰ لاکھ پونڈ (۶ کروڑ روپیہ) کا مالک ہوگا۔ اس کا والد کرنل آسٹر یہ سب دولت چھوڑ مرا ہے وہ جہاز ٹیٹانک کے ساتھ سمندر میں غرق ہوا تھا۔ کئی درجن نرسیں اس بچہ کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں مبادا کوئی اس کو چرا کر لے جائے۔ اگر سر میں ذرا سا بھی درد ہو۔ تو فوراً کئی ڈاکٹر بلائے جاتے ہیں۔ اور جہاں کہیں وہ سفر کرتا ہے بیسیوں ڈیٹیکٹیو حفاظت کے لئے اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ دوسرا لڑکا میکلین جوان ہونے پر پانچ چھ کروڑ روپیہ کا مالک ہوگا۔ اس کی بھی روز پیدائش سے سخت حفاظت کی جاتی ہے۔ اس کی موٹر پر ہمیشہ تین ڈیٹیکٹیو ساتھ رہتے ہیں۔ اس کے مکان کے ہر ایک کمرے میں بجلی کی گھنٹیاں لگی ہیں۔ جن کا تعلق پولیس کے متعدد تھانوں کے ساتھ ہے تاکہ اگر ذرا سا بھی خطرہ ہو تو پولیس فوراً مدد کیلئے آجائے۔

آبدوز کشتیوں کے لئے نیا آلہ

آبدوز کشتیاں جو سمندر کے اندر چلتی ہیں۔ جبتک باہر نہ آئیں معلوم نہیں کر سکتیں کہ وہ کس مقام پر ہیں۔ مگر اب ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جو سمندر میں سو فٹ نیچے بھی ایک نقشہ کے ذریعہ بتلا سکتا ہے کہ اب کشتی کس ارض بلد و طول بلد پر ہے۔ اگرچہ کروڑ جہازوں پر اس قسم کا ایک آلہ پہلے سے موجود ہے جس کو آبدوز کشتی پر لگانے میں ۷ ہزار ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن مسٹر ہڈسن میکشم نے ایسا آلہ نکالا ہے جسمیں صرف ہزار ڈالر صرف ہوتے ہیں۔ اور آبدوز کشتیوں کو سطح سمندر پر آنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ماتمی آنسوؤں کی شیشیاں

ایران میں ایک عجیب رسم ہے۔ کہ محرم کی مجالس عزا یا کسی عزیز رشتہ دار کے ماتمی آنسو شیشیوں میں بھر لئے جاتے ہیں۔ ہر ایک ماتمی کو ایک ایک ٹکڑہ اسفنج کا دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اس سے اپنی آنکھوں اور رخساروں کے آنسوؤں کو پونچھتا رہے۔ اور میت کی تدفین کے بعد وہ اسفنج ایک ملا کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ جو ان کو نچوڑ کر شیشیوں یا بوتلوں میں بھر لیتا ہے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آنسو بعض دیرینہ امراض کا نہایت ہی بہدف علاج ہیں ایران میں یہ رسم بہت پرانی ہے یعنی ہزار ہا سال سے جاری ہے چنانچہ پرانے عہدنامہ میں بھی اسکا ذکر آتا ہے۔

زخمی سپاہیوں کے لئے ۷۰ لاکھ انڈے

ہر گھنٹہ ۴ ہزار انڈے انگلستان اور فرانس کے شفاخانوں کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ اسوقت تک ۷۰ لاکھ انڈے جمع کر کے بھیجے جا چکے ہیں۔ آجکل ۵ ہزار آدمی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں جا بجا ملک میں بیشمار ڈپو قائم کئے گئے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے یہ کام سرانجام دے رہے ہیں ایک نہایت غریب عورت نے جس کا خاوند اور لڑکا دونوں فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں ہر ہفتے اپنی مرغی کے چار انڈے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

تم کسقدر الفاظ استعمال کرتے ہو

عورتیں مردوں کی نسبت الفاظ کا کم استعمال کرتی ہیں۔ جو عورت صبح سے رات کے دس بجے تک برابر بات چیت کرتی رہے۔ وہ ۵۰۰ الفاظ سے زیادہ نہیں بولتی۔ اور یہ امر بہت کچھ تعلیم پر منحصر ہے جاہل مزدور کاشتکار کے پاس ۳ الفاظ سے زیادہ نہیں ہوتے اس کے خیالات گنتی کے ہوتے ہیں اور الفاظ بھی عموماً روزمرہ کی ضروریات کے مگر مسٹر ایسکوئتھ یا مسٹر بالفور جب کوئی تقریر کرتے ہیں۔ تو وہ عوام کی نسبت ۱۰ گنے الفاظ زیادہ استعمال کرتے ہیں اور لارڈ روزبری جو اعلیٰ درجہ کے مقرر تسلیم کئے گئے ہیں۔ اپنی ۲ گھنٹہ کی تقریر میں ۲ ہزار مختلف الفاظ کام میں لاتے ہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کا ناولسٹ ۴ ہزار الفاظ لکھتا ہے لیکن عمولی فسانہ نگار کی پونجی ۲ ہزار الفاظ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ ملٹن نے اپنی تصنیف "گم کردہ بہشت" میں ۸ ہزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ حال کی جامع ڈکشنریوں میں ۲ لاکھ الفاظ درج ہیں شیکسپیئر جس سے بڑا کوئی شاعر نہیں گذرا۔ ۱۵ ہزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ آج کے زمانہ میں رڈیارڈ کپلنگ نے سب سے زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ڈکشنری کا اکثر مطالعہ کرتا ہے۔

برٹش اور جرمن وزراء کی عمریں

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم برطانیہ نے ۶۴ ویں سال میں قدم رکھا ہے۔ اور وہ جرمن وزیر اعظم سے ۵ سال بڑے ہیں بہیئت مجموعی وزرائے انگلستان کی عمریں وزرائے جرمن سے زیادہ ہیں برٹش وزیروں کی اوسط عمر ۶۰ ہے اور جرمن وزراء کی ۵۶ وزیر اعظم جرمنی کے نیچے ۶ وزیر اس سے عمر میں زیادہ ہیں اور وزرائے انگلستان میں ۴ وزیر مسٹر ایسکوئتھ سے بڑی عمر کے ہیں۔

جنگ کے متعلق معلومات

(۱) برٹش فوج میں ۱۲½ ہزار یہودی بھرتی ہیں۔

(۲) گورنمنٹ روس نے ۲۹۵ پونڈ کے انعامات مشتہر کئے ہیں ایسی ایجادوں کیلئے جنسے شرابی صنعتی و حرفتی کاموں میں مستعمل ہو سکیں۔

(۳) فرانس کے ایک گھر کے سب سے زیادہ آدمی جنگی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ایک شخص کے ۲۰ لڑکے اور پوتے میدان جنگ میں ہیں یعنی ۱۱ لڑکے ۵ داماد اور ایک پوتا اسکے ۷ لڑکے زخمی ہو چکے ہیں۔

جرمنی میں شادی صغر سنی

جنگ میں جرمنی نے جو ہولناک نقصان جان اٹھایا ہے اس وجہ سے اہل جرمن کو اندیشہ ہے کہ انکی آبادی بہت ہی کم رہ جائیگی۔ اور آئندہ نسلیں کمزور ہونگی۔ اسلئے وزیر انصاف نے نوجوان دوبلکے ماہران سے مشورہ کر کے صغر سنی کی شادی کا رواج جاری کرنیکی کوشش کی ہے اور ۱۷ سال سے پہلے لڑکیوں کو شادی کرنے کی ممانعت منسوخ کر دیگئی ہے۔ اب اسلام کے ۱۳ سال کی لڑکی شادی کر سکتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کی کتابوں میں شدھی کا کہیں ذکر نہیں

نمبر ۳

ہم نے گذشتہ نمبر میں منو کے ایک شلوک کے بناء پر جسے سوامی دیانند صاحب نے بھی ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے یہ ظاہر کیا تھا۔

(د) اگر کسی شراب نوش کو کہا جاوے۔ کہ بھائی تو اس بلا کو ترک کرتا ہوا وید پاٹھی بننے کی کوشش کر۔ وہ ان شلوکوں کا آسرا لیکر کہہ سکتا ہے۔ مجھے خدا نے جنم ہی وید پاٹھی کا نہیں دیا کیونکہ میرے پہلے جنم کے اعمال ابتدائی ستوگن سے واسطہ نہیں رکھتے۔ بلکہ میرے گذشتہ جنم کے اعمال وہی ہیں۔ کہ جن کا ثمرہ دوسرے جنم میں شراب نوشی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا ایک شلوک میں ذکر آچکا ہے۔ صاحبان غور فرمایئے۔ اگر دنیا میں ان سمرتیوں پر لوگ عمل درآمد کریں۔ تو جس بچہ یا نیک پیشہ کو کسی کا دل چاہے۔ وہ اُسی کو اختیار کرے گا۔ اگر آپ اسکو کسی ممنوع کام سے ہٹائیں۔ وہ فوراً کہے گا کہ مجھ کو ایشور نے یہی جنم عطا کیا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگوں کے دل اور دماغ سے ترقی اور محنت کے جذبات ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ دنیا میں مدارج ترقی رُک جائیں گے۔ ہمارے آریہ دوست تو سوامی دیانند کو دماغ کی آزادی کا پیغمبر فرماتے ہیں۔ مگر سوامی جی مہاراج جو تعلیم لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں وہ آزادی سے بہت دُور ہے۔

(س) جو متوسط درجے کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ جو یجنہ کرنے والے وید کے معنی کو جاننے والے۔ عالم۔ وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف محافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں۔ اور سادھیا یعنی جنکی خدمت سیدھی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایسے انسانوں کا جنم پاتے ہیں۔ منو (۱۲۔ ۴۹)

(م) ان شلوکوں سے ثابت ہے۔ کہ ابتدائی درجہ کے ستوگن کا ثمرہ جنتو ہے اور متوسط درجہ کے ستوگن کا نتیجہ بجلی کا علم جاننا ہے۔ گویا ایک جنتو (غالب الحواس) پر ایک بجلی کے علم جاننے والے کو ترجیح دی ہے۔ تو کیا آریہ صاحبان باور کریں گے۔ کہ سٹرائیڈیسن یا مارکونی وغیرہ اصحاب ایک جنتو یا رشی پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کیونکہ بقول آریہ گرنتھ رشی یا جتی ابتدائی درجہ کے تموگنی ہیں۔ اور بجلی کا علم جاننے والے متوسط ستوگنی یعنی ایک بجلی کا علم جاننے والا بیکو ایک رشی یا جتی پر ترجیح ہے۔ اور کسی جتی نے کوئی بجلی کا کام نہیں کیا۔ مگر ان صاحبان نے بجلی کے وہ وہ کرشمے دکھلائے ہیں۔ جن سے دنیا حیرت میں پڑ گئی۔ مثلاً بائیسکوپ بے تار خبر رسانی وغیرہ۔

(د دیم) اس سے اول شلوک میں سوامی صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ معمولی ستوگن سے سنیاسی کا جنم ملتا ہے۔ مگر اب اس دوسرے شلوک میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ درمیانہ ستوگن سے انسان گیانی یا عارف یا وقت کا علم جاننے والا بنتا ہے۔ کیا سنیاسی گیانی عارف نہیں ہوتا۔ اگر نہیں تو پھر سنیاس کا فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اول تو ستیارتھ پرکاش فصل ششم صفحہ ۱۵۱ کے مطابق برہمن ہی سنیاسی بن سکتا ہے۔ اور اس پر سوامی جی نے دلیل یہ دی ہے۔ کہ مکمل علم اور دھرم میں پورن کا نام براہمن ہے۔ ایسا انسان ہی سنیاسی بن سکتا ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ جب ایک انسان پہلے دھرم اور علم میں مکمل ہو کر برہمن بن چکا ہے۔ پھر سوامی جی کی صفحہ ۱۵۱ کی تحریر کے مطابق پورن ویراگ سے (ترک دنیا کے بزور خیال سے) سنیاسی بنتا ہے اگر اب بھی وہ گیانی یا عارف نہ ہوا۔ تو پھر کب ہوگا؟ نیز یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ سوامی صاحب نے یہاں وقت کا علم جاننے والے کو سنیاسی پر سبقت دی ہے کیونکہ سنیاس ادنیٰ ستوگن کا اور وقت کا علم جاننا اوسط درجہ کے ستوگن کا ثمرہ فرمایا ہے۔

(شلوک ۱۔ برھماں۔ ولیشو۔ سرجو دھرموں۔ مہالمیکت میوچ۔ اُتماں۔ سانتوکی۔ یتنا۔ گیتہہ۔ ماہر نیشٹانہہ) جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں۔ وہ برہما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے "وشوسرج" یعنی علم قانون قدرت کو جانکر قسم قسم کے وہان (جہاز) وغیرہ سواریاں بنانے والے دھارمک اور سب سے اعلیٰ العقل والے ہوتے ہیں۔ اور "اویکت" (یعنی لطیف ترین مادہ) کو شکل میں لانے اور پرکرتی (یعنے علت مادی) پر قابو پانے پر کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۵۰)

(م) سوامی صاحب درمیانہ ستوگن کے ثمرہ میں گیانی وعارف ہونا تحریر فرما چکے ہیں۔ اب غبارہ بنانے والے کو افضل ستوگن سے منسوب کرتے ہیں۔ کیا میٹیریل ازم کے کام کو جاننے والا گیانی اور عارف سے فضیلت رکھتا ہے؟ نہیں۔ نہیں۔ روحانیت کی تحقیقات کرنے والا تو معمولی بھگت سے بھی مادی دنیا کے انسان کو تشبیہ نہیں دے سکتا۔ افسوس یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایشور بھگتی اور روحانی گیان کو مادہ کی فلاسفی سے نیچے گرا دیا جاوے۔ ایک بڑے سے بڑا سائینس دان فلاسفر فیزیشن ہرگز کسی خدا دوست اور روحانی آدمی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جسقدر دنیا میں مذاہب یا جماعتہائے مختلفہ ہیں۔ اُن سب کے سرچشمہ روحانی آدمی ہی ہیں۔ کبھی کوئی سائینس دان نہیں ہوا۔ آجکل کے لائق ہندوستانی یہ فخر سے کہتے ہیں۔ کہ بیشک مادی سائینس میں یورپ وغیرہ ممالک کے لوگ ہندوستان سے آگے ہیں۔ مگر روحانیت کے مقصد کو سمجھنے کے لئے جو رتبہ ہندوستان کے پیشواؤں نے حاصل کیا ہے۔ اس سے وہ بہت پیچھے ہیں۔ اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے صرف ایک ہی مثال کافی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوامی دویکانند وغیرہ ہندوستانی ویدانتیوں نے امریکہ جیسے روشن خیال ملک میں جب اس عجب راگ کو سنایا تب اُس سے متاثر ہو کر لوگ نہ صرف ان کی قابلیت پر عش عش ہی کر اُٹھے۔ بلکہ اہل ہند کی اس ایک عظمت کے بھی قائل ہو گئے مگر جب سوامی دیانند صاحب کے اصولوں پر نظر ڈالتے ہیں تو اُن میں ایسے سامان پائے جاتے ہیں۔ جس سے سائینس کو روحانیت پر ترجیح ملتی ہے۔

اندیایاناں۔ پرسنگین۔ دھرمسیا۔ اسیونیس چ۔ پاپاں سنیاشتی۔ سنا تان۔ ابدواں سونرادھانہہ۔

(س) جو حواس کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانے والے جاہل ہیں۔ وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے بُرے دُکھ کے جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۵۱)

اسی طرح جو انسان ستوگن اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے۔ اُس کو اسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

کل کائنات خدا نے پیدا کی ہے

(جناب سردار گوجر سنگھ صاحب لائائی گرنتھی کی قلم سے)

شبد۔ آپی نے آپ ساجیو۔ آپی نے رچیو ناؤ۔
دوئی قدرت ساجیئے کر آسن ڈٹھو چاؤ
داتا کرتا آپ توں تس دیویں کرے پساؤ
تو جانوئی سب شے دی لہدینے جند کواؤ۔ کر آسن ڈٹھو چاؤ

بھاؤ۔ سب کچھ خدا نے پیدا کیا۔ دوئی یعنی دشمن اس کی قدرت کا فعل ہے۔ یعنی سب چیزیں خواہ وہ روح ہو یا مادہ خدا کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ اللہ ہی سب چیزوں کا مالک اور خالق ہے۔ پھر آگے جا کر کہتے ہیں "داتا کرتا آپ توں دیویں کریں پساؤ"۔ چونکہ وہ روح اور مادہ وغیرہ غرضیکہ ذرہ ذرہ عالم کا وہی مالک اور خالق ہے۔ اس لئے وہ جس کو جس طرح چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ اس عقیدہ کو حل کرنے کے لئے دوسری جگہ شری گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں۔

کیہڑی تھاپ دیویں بادشاہی تکر کریں سو ہا
قدرتاں تیریاں توں ڈاڈا ہے پروا ہا

یعنی خدا اسقدر عجیب و غریب قدرتوں والا ہے۔ اگر اس کا دل چاہے تو میونسٹی کو بادشاہ بنا دے۔ اور لشکروں کو خاک سیاہ کر دے۔ کیونکہ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ ایک تناسخ کا عقیدہ تمند ہرگز ہرگز یہ نہیں کہیگا۔ کہ یہ سب چیزیں خدا کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ اور خدا جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے۔ نہیں دیتا۔ ایک تناسخ کا عقیدہ تمند تو یہی کہیگا۔ کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے یہ سب پچھلے کرموں کا ہی پھل ہے۔ جسطرح خدا خود بخود ہے۔ روح اور مادہ بھی خود بخود ہے۔ خدا نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا ہے۔ کیونکہ دراصل تمام اشیاء روح اور مادہ کے ہی مرکب ہیں۔ اور روح اور مادہ ازلی ہے۔ مخلوق نہیں ہے۔ اس لئے اس دنیا میں جو کچھ چیز بنتی ہے۔ یہ دراصل پچھلے کرموں کا نتیجہ ہے۔ مگر بابا نانک صاحب اس عقیدہ کو قطعی نفی فرماتے ہیں۔ اور گرنتھ میں جا بجا مذکور ہے کہ روح اور مادہ خدا کی ایک ہے خدا جسے چاہے بخشے جسے چاہے نہ بخشے جسے چاہے امیر بنا دے اور جسے چاہے غریب بنا دے۔ اس لئے تناسخ کے عقیدہ تمندوں اور حضرت بابا صاحب کے عقیدہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

شبد۔ قدرت پاسے قدرت سنئے قدرت مکھ سار۔
قدرت پاتالیں آکاشیں قدرت سرب آکار۔
قدرت دیو پران گیتیاں قدرت سرب وچار۔
قدرت کھانا پینا پہنن قدرت سرب پیار۔
قدرت جاتی جنتی رنگی قدرت جی جہان۔
قدرت نیکیاں قدرت بدیاں قدرت مانی انجان۔
قدرت پون پانی بینتر قدرت دھرتی خاک۔
سب تیری قدرت تو قادر کرتا پاکیں نائیں پاک۔
نانک حکمے اندر دیکھیں باہر نہیں تاکو تاک۔

اس جگہ بابا صاحب نے کھول کر اور واضح کر کے اس امر کو آشکارہ کر دیا۔ کہ دیکھنا اور سننا اور بیٹھنا اور اٹھنا یہ دنیا اور اس کے علاوہ اور جسقدر عالمین ہیں۔ وہ سب قدرت سے ہی بنتے ہیں۔ قدرت سے ہی عمدہ عمدہ کتابیں ظہور میں آئیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ بھی نظر آرہا ہے یہ سب قدرت کے ہی کھیل ہیں حتیٰ کہ کھانا پینا پہننا اور تمام کاروبار جہان تک جیو یعنی جسقدر ارواح ہیں۔ وہ بھی سب قدرت سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ نیکی اور بدی یہ بھی قدرت سے ہی ہیں۔

جسقدر ہوا آگ۔ پانی۔ زمین و آسمان یہ سب قدرت سے ہی بنے ہیں غرضیکہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کو کما حقہ آشکارہ اور اظہر کر دیا۔ کہ دنیا میں جو چیزیں ہیں۔ ان سے لیکر تا تمام یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہی کرشمے ہیں۔ ایک تناسخ کا عقیدہ تمند تو ایک منٹ کے لئے بھی یہ قبول نہیں کریگا۔

جپ جی صاحب۔ راتیں رتیں تھنیں بار پون پانی اگنی پاتال
تس وچ دھرتی تھاپ رکھی دھرم سال۔
تس وچ جیا جگت کے رنگ تن کے نام انیک اسنکھ
کری کری ہوئے وچار سچا آپ سچا دربار۔ تتے سہن نہ جھلن
پرمان۔ تدری کرم پوے نشان۔ کچ پکائی اوتھے پائیہ
نانک گیاں جاپے جاپ ۔

بھاؤ۔ خدا نے بذریعہ پانچ تت سورج و چاند وغیرہ دنیا کے دور کو چلایا۔ اور طرح طرح کے جیو اتپن کئے۔ سب اپنے اپنے فرض پر لگے ہوئے ہیں۔ اسی دنیا سے تو شۂ آخرت حاصل کرتے ہیں۔ برائی اور بھلائی کو سوائے خدا کے دوسرا کوئی سمجھ نہیں سکتا ہے۔ برائی اور بھلائی بھی خدا کی طرف سے ہے۔ لیکن ہمارا فرض

شبد۔ آپی نے کرتا کیو کل آپے ہی تن دھاریاں۔ دیکھیں کیتا آپنا دھر کجی بنی ساریاں۔
جو آیا سو چلسی سب کوئی آئی واریا۔ جس کے جیو پران ہیں سو کیوں منوں وسارئیں۔ آپن ہتھیں اپنا آپے ہی کاج سوارئیے۔

بھاؤ۔ خدا ہر ایک کو اس کی نیکی اور بدی کے مطابق جزاء و سزا دیتا ہے۔ مگر ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ خدا کی عبادت کریں اور اپنے آپ عبادت کریں کسی اور کی عبادت یعنی جپ وغیرہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ دیگر مذاہب میں غیر اللہ کی تعظیم کا رواج ہے۔ حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ صرف اس اکیلے نے ہی اس دنیا کو پیدا کیا ہے۔ یکے بعد دیگرے اشیاء فنا ہونے والی ہیں۔ صرف ایک خدا ہی ہے جو پہلے بھی تھا۔ اور آخر بھی رہیگا۔ آگے بابا صاحب فرماتے ہیں "جس کے جیا پران ہیں سو کیوں منوں وسارئیں"۔ جس نے روح اور مادہ کو پیدا کیا۔ بھلا اس خدا کو ہم کیسے اور کسطرح فراموش کر سکتے ہیں۔

دنیا کب پیدا ہوئی

شبد۔ ویل نہ پایا پنڈت میں جے ہوویں لیکھ پران۔ وقت نہ پایا قادیاں جے لکھن لیکھ قرآن۔ تھت وار نہ جوگی جانن رت ماہ نہ کوئی جاں کرتا سرشٹی کو ساجے آپے جانے سوئی۔

بابا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ نہ مولویوں کو علم ہے۔ اور نہ پنڈتوں کو کہ دنیا کب پیدا ہوئی ہے۔ جس خدا نے اس دنیا کو پیدا کیا وہی جانتا ہے۔

شبد۔ آپے ساجے کرے آپ جاتی بھی رکھے آپ۔ تس وچ جنت اپائیکے دیکھیں تھاپ اتھاپ۔ کس نوں کہیئے نالہ سب کچھ آپے آپ۔ بابا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے خود ہی دنیا کو پیدا کیا اور خود ہی اس کے مدارج مقرر فرمائے۔ اب ان کو پچھلے جنم کی طرف منسوب کرنا سراسر قیاس ہی ہے۔ (باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

کیمسٹری اور مسلمان

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ سے کوئی دو ہزار برس پیشتر ایک شخص گذرا ہے جسکا نام ہرمز تھا۔ اور وہ سونا بنانا جانتا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ کیمیا کا دیوتا یا فرشتہ تھا کوئی آدمی نہ تھا تمام مہوس یعنی چاندی سونا بنانیکی کوشش کرنیوالے لوگوں کے خیال میں ہرمز نے علم کیمیا کو ایجاد کیا اور اسی لئے وہ اپنے آپکو ہرمز کی طرف منسوب کرتے اور ہرمزی اپنا خطاب رکھتے ہیں۔ یہ کیمیا گری یعنی مہوسی کی بیماری دنیا میں نئی نہیں بہت پرانی ہے۔

مصریوں۔ یونانیوں خالدیوں کی کتابوں میں جہاں تک تحقیق ہوا ہے کیمیاگری کا ذکر ضرور تھا۔ مصری تو ہرمز کو ایک دیوتا مانتے اور اس کی پرستش بھی مقررہ قاعدوں کے موافق کرتے تھے بلکہ یوں سمجھو کہ مصری ہی اس کیمیاگری کے موجد تھے۔ اُن سے یونانیوں نے شوق ہوا میں اسوقت کیمیاگری کی تاریخ لکھنے اور کیمیاگری کا بطلان کرنیپر آمادہ نہیں ہوں۔ مجھ کو اس تمہید کے بعد یہ بتانا مقصود ہے کہ خلفائے عباسیہ کے آفتاب و ماہتاب یعنی ہارون و مامون کی علم دوستی نے جب یونانیوں کے علوم کو اور یونانیوں سے آئی ہوئی کتابوں کو عربوں میں ترجمہ کرا کر شائع کیا تو عربی کو کیمیا گری کی نسبت یونانیوں کے خیالات سے آگاہی ہوئی۔ اور ان میں سے بعض اسطرف متوجہ ہو کر سعی و کوشش پر آمادہ ہو گئے۔ یونانیوں کے یہاں سوائے معمولی باتوں اور خیالی ڈھکوسلوں کے اور کچھ بھی تھا عربوں نے اس ایک خیال کو لیکر کہ سونا بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے بنانے میں جو کوشش کی ہے وہ اگرچہ سونا چاندی بنانے کے مقصد تک نہ پہنچا سکی لیکن اُن کی کوشش بلا نتیجہ نہ رہی ایسی کوشش کرنیوالے عربوں میں ایک سب سے زیادہ مشہور شخص جابر بن حیان ہے جسکا نام اس مضمون کا زیب عنوان ہے آج جو چیزیں فن کیمسٹری کی جان سمجھی جاتی ہیں اور انگریزی دواخانوں کی رونق و شوکت کا سامان ہیں وہ سب آبموسلی جابر کی کوششوں کے نتائج ہیں جابر نے کیمیاگری کی سعی لاحاصل میں وہ وہ چیزیں حاصل کیں کہ یونانیوں کے فرشتوں کو بھی اُن کی خبر نہ تھی۔ علم خواص الادویہ کے بڑے بڑے شاندار ابواب جابر کی محنتوں کے رہین منت ہیں الکحال گندھک کا تیزاب شورے کا تیزاب گندھک اور شورے کے تیزابوں کا مرکب

مارالفلوک اور اس کے عجیب و غریب خواص جابر ہی نے ایجاد اور معلوم کئے۔ اس کے بعد لوگوں کو موقعہ ملا۔ کہ اُن کی صورتوں اور مثالوں کو اپنی اپنی اصلاحوں کے بعد نئی نئی صورتوں میں جلوہ گر کریں کیمسٹری کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس علم کا موجد دوائی زئر ہے۔ لیکن ایسا لکھنے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارے موجد کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا۔

جبکہ عربوں کو اسکی ایجادات کے تمام اصول پورے طور پر معلوم تھے جابر آٹھویں صدی عیسوی میں صوبہ بغداد کے کسی قصبہ میں پیدا ہوا۔ ۷۶۵ء میں وہ موجود تھا۔ جابر سے پہلے بھی لوگ کیمیاگری میں بہت کچھ محنت کر چکے اور بہت سی باتیں معلوم ہو چکی تھیں۔ لیکن جابر نے اپنی کیمیاگری کی دھت میں ایسی ایسی واقفیتیں بہم پہنچائیں۔ کہ آج کسی طرح بھی یہ کہنے کو جی نہیں چاہتا کہ جابر نے فضول اپنی کوششوں کو ضائع کیا ؎

کمال صدق محبت ببیں نہ نقص و گناہ
کہ ہر کہ بے ہنر افتد نظر بہ عیب کند

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں نکمے کام کرنے والے بھی کام کی باتیں حاصل کر لیتے تھے۔ یا آج یہ زمانہ ہے۔ کہ جو کام کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ وہ کاموں کو بگاڑتے اور اپنے ساتھ قوم کی طاقتوں کو بھی ضائع کرتے ہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جابر نے مہوسی یعنی کیمیاگری تو کی۔ لیکن آجکل کے بدقماش جاہل کیمیاگروں کی طرح نہیں وہ اپنے تجربات اور نئے انکشافات بطور یادداشت لکھتا بھی جاتا تھا اور اسطرح اُس نے بہت سی کتابیں علم کیمسٹری کی لکھ ڈالیں جابر لکھتا ہے۔ کہ اگر پانی کو جوش دیا جائے تو بھاپ یا رُوح اُس میں سے اُوپر کو اٹھتی ہے۔ اُسے دوسرے برتن میں جمع کر اور سرد کیا جا سکتا ہے۔ وہ بالکل خالص پانی ہوگا۔ کیونکہ اس میں ریت یا نمک وغیرہ جو جلد بھاپ کی شکل میں منتقل نہیں ہو سکتا شامل نہیں ہوگا۔ اگر شراب کو جوش دیا جائے تو اُس کی رُوح یا الکحال جلد بھاپ کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر اس الکحال کو کسی دوسری بوتل میں جمع کر کے سرد کر لیا جائے۔ تو مجرد روح شراب ہوگی

اگر سنجرف کا ایک ٹکڑا لیکر اُس میں حرارت پہنچائی جائے۔ تو اس میں سے گیس خارج ہوگی جسے کسی بوتل میں جمع کر لیا جائے تو وہ خشک ہو کر پارہ ہو جائے گی جابر ہی نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ اگر سیسہ تانبا یا لوہے کے ایک ٹکڑے کو کسی کھلے ہوئے برتن میں گرم کیا جائے تو گرم ہونے کے بعد اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح کافور کے متعلق بہت سے تجربے جابر نے کئے۔ اور کافور کے خواص مدون ہوئے۔ تیزاب جب تک جابر نے ایجاد نہیں کیا تھا۔ اُس وقت تک سرکہ سب سے اچھا تیزاب سمجھا جاتا تھا۔ مگر اُس نے معلوم کر لیا۔ کہ ملولیا کو شورہ اور پھٹکڑی کے ساتھ جوش دیا جائے۔ تو اُس میں سے بھاپ نکلتی ہے اُسے ٹھنڈا کرنے سے شورہ کا تیزاب بنتا ہے۔ جس کو ہمارے ڈاکٹر لوگ آجکل نائٹرک ایسڈ کہتے ہیں۔ اس تیزاب سے وہ چاندی کو تحلیل کرتا اور سونا تحلیل کرنا ہوتا۔ تو نوشادر بھی اس میں ملا لیتا تھا گندھک کا تیزاب جابر نے پھٹکڑی سے تقطیر کے ذریعے بنایا تھا۔ جابر کی کئی کتابیں لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئیں اُس کی مشہور کتاب نتائج التکمیل کا ترجمہ ۱۶۷۲ء میں فرانسیسی زبان میں ہوا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے جابر سے نو سو برس بعد تک بھی یورپ میں جابر کی تصنیف کیسی مستند اور قیمتی سمجھی جاتی تھی۔ اگر جابر اور کچھ بھی ایجاد نہ کرتا۔ تو صرف گندھک اور شورے کے تیزابوں کا موجد ہونا اور دونو تیزابوں کے مرکب کے خواص سے مطلع ہونا جابر کی شہرت و عظمت کے لئے بہت کافی سامان تھا لیکن وہ بہت گیسوں کی خاصیت سے بھی واقف تھا۔ وہ ایسی گیسیں جو بوتلوں میں بند ہوتی تھیں۔ اور آگ دکھاتے ہی بہت جلد مشتعل ہو جاتی تھیں بآسانی نکال کر جمع کر لیتا تھا۔ جابر نے عرق کشی تصعید (جوہر اُڑانا) قلم زنی پانی میں حل کرنے اور گلانے وغیرہ کے قاعدے ایجاد کئے ؎

ع

سخن دراز شود قصہ تلبکے خوانم

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے خیال کو بھول گئے۔ ہر ایک خریدار اگر دو دو خریدار دے۔ تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال حل ہو جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی

ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت کیلئے تحریک

لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ ط وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما۔ سورہ النساء ع ۳

خدا تعالیٰ نے انسان کو دو قسم کی نعمتیں دی ہیں ایک وہ جو اسکے نفس سے تعلق رکھتی ہو اور اسکے جسم میں موجود ہے ان کا مورد خود انسان کی جان اور نفس ہوتا ہے اور ایک وہ ہیں جو انسان کے اردگرد اسکے آرام کیلئے پیدا کی ہیں مثلاً چاند۔ سورج۔ پانی۔ ہوا۔ وغیرہ۔ اور اندرونی نعمتوں میں سے ہاتھ چیز کو پکڑتا ہے اور منہ میں رکھتا ہے اور منہ اندر لیجاتا ہے پھر معدہ اسے ہضم کرتا ہے اور جو حصہ مفید جسم ہوتا ہے پھیل جاتا ہے پس یہ قسم کی نعمتیں ہوئیں ۔

غرض دونوں نعمتوں کے سلسلے انسان کے ساتھ جاری ہیں ایک اسکے نفس میں اور ایک باہر جو نعمت بیرونی طور پر پائی جاتی ہے اسکے مقابلہ میں انسان کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے ایک چیز رکھدی ہے مثلاً پھلوں ترکاریوں اور کھانے وغیرہ کی چیزوں میں ایک مزہ رکھا ہے۔ تو اسکے مقابل انسان کو جو زبان دی ہے اس میں قوت ذائقہ رکھدی ہے اگر یہ چیزیں پیدا کر دی جائیں اور زبان میں قوت ذائقہ نہ رکھی ہوتی تو یہ چیزیں بالکل بے فائدہ ہوتیں ایسی ہی اگر زبان میں قوت ذائقہ نہ رکھی ہوتی اور ان چیزوں میں لذت رکھی جاتی تو قوت ذائقہ بالکل بے فائدہ ہوتی۔ اسی طرح ناک میں سونگھنے کی قوت رکھدی اور اسکے مقابل میں سونگھنے والی اشیاء کو پیدا کر دیا۔ اگر سونگھنے کی قوت رکھکر یہ چیزیں نہ پیدا کی جاتیں تو ناک میں اس قوت کا رکھنا بالکل بے فائدہ ہوتا اگر ناک کے اندر یہ قوت نہ رکھی جاتیں اور ان چیزوں کو پیدا کیا جاتا تو بھی اسکا پیدا کرنا بے فائدہ ہوتا۔

پس اندرونی نعمت کے زائل ہونے کے ساتھ بیرونی اور بیرونی کے زائل ہونے کے ساتھ اندرونی بھی زائل ہو جاتی اس انتظام کی مثال ریل کے دو لائینوں کی طرح ہے جو بالمقابل جاتی ہوں بالعرض کوئی قوت نہیں جسکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے اسکے استعمال کے لیے اسباب پیدا نہ کیے ہوں۔

بیرونی نعمتیں مختلف صورتوں کی ہیں کبھی دولت کی صورت میں کبھی زمینوں کی صورت میں کبھی حکومت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے انعام دو قسم کے ہیں لہذا ان کا شکریہ دو ہی طرح ہو سکتا ہے جو انسان کے نفس میں پیدا کی گئی ہیں ان کا شکریہ انہی نعمتوں کے خرچ سے ادا ہو سکتا ہے جو انسان کے اندر پیدا کی گئی ہیں اور بیرونی نعمتوں کا شکریہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ نعمتیں جو انسان کے آرام کیلئے اسکے نفس کے باہر پیدا کی گئی ہیں انکو خرچ کیا جائے لیکن بہت سے لوگ اس نکتہ کو نہ سمجھکر اگر خدا تعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرتے ہیں تو جان نہیں خرچ کرتے اور بعض جان خرچ کرتے ہیں مگر مال نہیں خرچ کرتے لیکن مومن دونوں قسم کے انعاموں کے شکریئے ادا کرتا ہے مسلمانوں کی عبادتیں بھی ایسی ہی ہیں مثلاً نماز ہے اس میں انسان کا جسم مشغول ہوتا ہے پس یہ اندرونی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور اس کے برخلاف زکوٰۃ بیرونی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تمام قسم کی نعمتوں کے خرچ کرنے کا حکم فرمایا حتی کہ مذہب حق کی نعمت کے بدلے میں حکم فرمایا ہے کہ چونکہ ہدایت کی نعمت تمہیں ملی ہے تم اوروں کو ہدایت دو جیسا کہ فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ غرض ہر ایک نعمت کا شکریہ اسی رنگ کے انفاق سے ادا ہو سکتا ہے چنانچہ جو تحریک میں نے ابھی پڑھی ہے اس میں اسی بات کیطرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو خدا کے مقرب بندے ہوتے ہیں وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں دونوں نعمتوں کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں پس انسان میں جب تک یہ دو باتیں جمع نہ ہوں وہ کامل مجاہد نہیں بنتا۔ صحابہ کرام کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ان کی زندگی میں یہ نمونہ پاتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ مال خرچ کرتے ہیں تو خدا کے فضل سے بہت حصہ لیتے ہیں لیکن انفسہم کیطرف بہت کم توجہ ہے۔ صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنا مال و جان خدا تعالیٰ کے لیے نبی کریمؐ کے سامنے لاکر رکھ دیتے ہیں اور جنگوں کے وقت بھی وہ سب کے آگے دکھائی دیتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو سب سے بہادر سمجھتے تھے جو نبی کریمؐ کے پاس اور آپ کے اردگرد رہا کرتا تھا اور ہمیشہ آپکے پاس حضرت ابوبکرؓ رہتے تھے بات یہ ہے کہ دشمن ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ پہلے جرنیل کو مارا جائے اور اسی جگہ پر دشمن کے زیادہ حملے ہوتے ہیں اور وہیں اس کا زیادہ زور ہوتا ہے ان زبردست حملوں کو روکنے کے لیے بڑی بہادری کی ضرورت ہوتی ہے اور جرنیل کی حفاظت کرنیوالا اور اس کے اردگرد رہنے والا ہی ہمیشہ بہادر سمجھا جاتا ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ ابوبکر سے بڑھ جائیں اور جسقدر مال ان کے پاس آیا تھا۔ اس کا نصف حضرت نبی کریم کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ بس اب میں ابوبکرؓ سے بڑھ گیا لیکن جسوقت ابوبکرؓ نے جو کچھ کہ گھر میں تھا لے آئے تو نبی کریمؐ نے عمرؓ سے پوچھا عمر تو نے اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا یا رسول نصف گھر چھوڑ آیا ہوں اور نصف حضور کے پاس لے آیا ہوں ابوبکر سے پوچھا کہ تم کیا لائے ہو اور گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے تو آپ نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ جو کچھ گھر میں موجود تھا سب کچھ حضور کی خدمت میں حاضر کر دیا ہے ان دونوں روایتوں کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے مال کے انفاق میں دوسرے لوگوں پر فوقیت رکھتا ہے اپنی جان کے انفاق میں بھی سب سے آگے تھا۔ الغرض ان لوگوں نے خدا کے لیے جان بھی خرچ کی مال بھی خرچ کیا خدا کے راستے میں لڑے بھی وہ صرف اس بات کو کافی نہ سمجھتے تھے کہ ہم نے روپیہ خرچ کر دیا یا صرف لڑائی کو ہی کافی سمجھتے نہیں بلکہ وہ دونوں چیزوں کو خدا کیلئے خرچ کرنا ضروری سمجھتے تھے اسی لیے تو خدا تعالیٰ نے انکو کامل مجاہد کہا اور اس آیت کا مصداق بنایا ہے یہی وہ بات تھی جسکے مقابلہ خدا تعالیٰ کیطرف انکو رحمت اور نعمت کے درجات ملے پس ہماری جماعت کو بھی ان دونوں باتوں کیطرف توجہ کرنی چاہیے احمدی جماعتوں میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو چندہ دینے میں سب سے آگے ہے لیکن تبلیغ کرنے میں سست ہے میں نے ایک دفعہ اس جماعت کے ایک دوست کو لکھا کہ آپ کی جماعت ذمیوں کی جماعت ہے کیونکہ ذمی ٹیکس ادا کر کے جہاد کی خدمت سے آزاد ہو جاتے تھے لیکن مسلمانوں کو زکوٰۃ اور چندوں کے جانیں بھی خرچ کرنی پڑتی ہیں پس اس جماعت میں اسلامی رنگ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نقص ہماری جماعت کے ایک خاص حصہ میں پایا جاتا ہے لیکن خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہم ایک نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ایک دوسری نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو ہمارا شکریہ نامکمل اور ناقص ہے ایسے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہوگی۔ جو آدھا کرتہ پہنتا ہے آدھا کرتہ پہننے والا انسان اپنے سارے جسم کو کیونکر ڈھانپ سکتا ہے اس کا بدن تو ننگا ہی رہیگا۔ الغرض میرے اس خطبہ سے یہ مراد ہے کہ اگر تم مال خرچ کرتے ہو تو اسی کو کافی نہ سمجھو بلکہ جان کو بھی خرچ کرو۔ مال دینے والے یہ خیال نہ کریں کہ بس ہمنے مال دے دیا

جان دینے کی ضرورت نہیں وہ اپنے آپ کو ذمی نہ بنائیں بلکہ اپنی جان کو خدا کیلئے لڑائیں جو مال دینگے ان کے ویسے ہی گناہ چھڑ جائینگے اور جو جان دینگے ان کے اسی قسم کے گناہ جھڑینگے جو انعام خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھے ہیں ان کا شکریہ ادا کریں اور خدمت دین کریں۔ خود بایہ نہ خیال کریں کہ ہم نے جان دیدی ہے مال دینے کی ضرورت نہیں وہ مال دینے کی طرف توجہ کریں اگر ایک غریب کو خدا تعالیٰ ایک سیر دانے دیتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسی میں سے تھوڑا سا دیدے اس کا تھوڑا سا دینا بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہزار روپیہ کے برابر ہے ایک دفعہ مولوی صاحب مغفور رضی اللہ عنہ درس فرما رہے تھے تو اس میں اس قسم کی آیت تھی میں نے اسی وقت انصار اللہ کو لکھا کہ جب تم نے جان کو خدمت دین کیلئے دیدیا ہے تو مال کو بھی خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرو اس میں کیا شک ہے کہ جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے وہ انصار اللہ میں شامل ہوتا ہے پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اسوقت اپنی جان اور مال خرچ کرے اس وقت جان خرچ کرنیکے معنے نہیں کہ ظاہری جنگیں کی جائیں۔ **تلوار کی جنگ دین کیلئے کلی اب قطعاً حرام ہے۔** لہذا جو شخص اس زمانہ میں خدمت دین کے لیئے جوش جو کفار پر تلوار اٹھاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو خدمت دین کے جوش میں اپنے آپ کو آگ میں ڈالدے۔ پس اس وقت جہاد تلوار سے جائز نہیں بلکہ امن کے ذریعے سے جہاد کرنا چاہیے خدمت دین کا تمہارے دلوں میں جوش ہو تو لوگوں کی ہدایت کے لیے کوشش کرو صحابہؓ نے جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو چاروں کونوں تک پہنچا نہ دیا آرام نہیں لیا۔ اسی طرح آخرین منہم کہنے والے کہڑے ہو جائیں۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا کے سامنے ثابت کر دکھائیں اور دلائل سے تمام دنیا کو مغلوب کریں اور انکو نیچا دکھائیں اس وقت اللہ تعالیٰ ایک ایسا موقعہ نکالا ہے کہ ہماری جماعت کے مخلصین جانی جہاد میں بھی حصہ لے سکتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ بہت جلد چھپکر شایع ہونیوالا ہے جو تین جلدوں کا ایک حصہ تو تیار ہو چکا اور انگریزی کے پروف بھی تیار ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سیپارہ کے لیے روپیہ کا سامان اپنے فضل سے اپنے پاس سے ہی کر دیا ہے۔ اور اس کے لیے کسی چندہ کی تحریک کی ضرورت ہمیں پیش نہیں آئی۔ میرا خیال ہے کہ ایک سیپارہ جب فروخت ہو جائے تو اسی کی آمد سے دوسرا سیپارہ چھاپ دیا جائے اس طرح جماعت پر بوجھ نہ پڑیگا جس کے ساتھ ایسی اور بہت سے کام ہیں اور ترجمہ قرآن کریم پر جسقدر روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کا واپس کرنا ان تمام تبلیغی اخراجات کے ہوتے ہوئے جو اس وقت ہماری جماعت کر رہی ہے مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اندازاً اڑھائی لاکھ روپیہ اس قرآن پر خرچ ہوگا۔ صرف چھپوائی کا خرچ سوا لاکھ روپیہ ہے پس یہی طریق ہے کہ ایک ایک سیپارہ کرکے اسے شایع کیا جائے اور اسی کی اشاعت میں ہمارے دوست جانی جہاد کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں اب تک جو کتب ہماری طرف سے شایع ہوئی ہیں وہ ہماری ہی جماعت کے لوگ خریدتے رہے ہیں لیکن اس طریق سے اسقدر فائدہ نہیں ہوتا جو اسطرح ہو سکتا ہے کہ لوگ ان کتب کو خریدیں کیونکہ جو کتاب ان لوگوں تک پہنچی ہی نہیں جنکیلئے لکھی گئی ہے تو ان کے لیے نفع کیا پہنچائیگی پس دنیا کو نفع پہنچانے کا یہی طریق ہے کہ اس تک صداقت پہنچائی جاوے اس کا ایک طریق تو مفت اشاعت ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کو مفت کتاب دی جائے پڑھتے نہیں پس یہ طریق درست نہیں دوسرا طریق یہ ہے کہ غیروں کے پاس کتابیں قیمتاً فروخت کی جائیں اس طرح یہ فائدہ ہوگا کہ جو لوگ قیمت دیکر کتاب لینگے ان میں اکثر اسے پڑھینگے بھی پس ایک تو تبلیغ کی تبلیغ ہو جائے گی دوسرے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ جماعت پر ترجمہ کے اخراجات کا بوجھ نہ پڑے گا۔ اگر ہماری جماعت ہی ترجمہ کو خرید لے تو یہ ایسی بات ہوگی جیسے کوئی شخص روپیہ اپنی ایک جیب سے نکالکر دوسری جیب میں ڈالے دے تو اس کی ایک جیب میں روپیہ تو پڑ جائیگا لیکن وہ شخص زیادہ مالدار نہیں ہو جائیگا میں جانتا ہوں اور یقین ہے کہ اگر اپنی جماعت کے لوگوں کو میں کہوں تو وہ فوراً خواہ اپنی جائداد میں ہی بیچ کر انکو ایسا کرنا پڑے سب سیپارون کو خرید لینگے لیکن اس کا لازمی نتیجہ دوسرے چندوں پر پڑیگا بیشک چندہ غیر رسمی بھی لیا جا سکتا ہے لیکن میں اسے پسند نہیں کرتا اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے یوں تو بعض دفعہ ہندو بھی چندہ دیدیتے ہیں لیکن وہ اور رنگ ہے۔ خود مانگنا مجھے نہایت ناپسند ہے جو مانگنے بھی جاتے ہیں وہ دوسرے سے دبتے بھی ہیں لیکن ہم اپنا ایمان قرآن کریم کی چھپوائی کیلئے بیچ نہیں سکتے اس ترجمہ نے لوگوں کو ایمان کیطرف کیا لانا ہے جسکے لئے چھپوانے والے نے اپنا ایمان فروخت کر دیا پس غیر رسمی ہم نہیں مانگ سکتے ہاں اپنا مال فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں آخر فرداً فرداً احمدی تاجر اپنے اسباب دوسروں کے پاس فروخت کرتے ہی ہیں پس سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انگریزی کا ترجمہ جہانتک ہو سکے۔ ہندوستان میں ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کے پاس فروخت کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ الطیب کے گھر میں ہی پڑی رہے اور تا جماعت پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ اگر پانچ ہزار سیپارہ ہندوستان میں فروخت ہو جائے تو ہم ہزاروں کی تعداد میں یورپ میں لائبریریوں کو مفت بھیج سکتے ہیں جسکے ذریعہ سے کروڑوں انسانوں کو ہدایت ہو سکتی ہے اور اگلے سیپارہ کے چھپوانے کا خرچ بھی نکل سکتا ہے اس مدعا کو پورا کرنیکے لیے میرا خیال ہے کہ پچاس یا سو مخلص احمدی فرداً فرداً اسی قدر جماعتیں اپنے آپ کو پیش کریں جو اپنے اپنے شہر میں سو یا پچاس نسخہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کی کوشش کرکے فروخت کریں بعض شہروں کے لوگ اگر چاہیں تو سینکڑوں کی تعداد میں فروخت کر سکتے ہیں مثلاً لاہور ہی ہے۔ وہاں ہزارہا تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو حق کے جویاں ہیں اور ان کے دلوں میں تعصب جو شخص اس معاملہ میں کوشش کریگا۔ اسے قرآن کریم کی اشاعت کا ایک بہت بڑا ثواب ملیگا اور اسکے ذریعہ جو لوگ ہدایت پائینگے جن لوگوں کے دل سے تعصب دور ہوگا اور اسکے دل میں اسلام کی عظمت پیدا ہوگی ان کا پورا ثواب آپکو ہی ملے گا۔ اور ان کے ساتھ جانی جہاد کرکے وہ بہت سے انعامات کے وارث ہونگے امراء کے لیے یہ مجاہدہ دوسروں کی نسبت اور بھی زیادہ ہے لیکن انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ دین اسلام کے خادم امیر و غریب سب ہیں۔ یورپ کے لوگ اپنی دنیاوی ترقی کے لیئے وہاں بعض دفعہ بہوں کو فروخت کرنے کے لیے مقرر ہوتے ہیں اور خود شاہی خاندان کی لیڈیوں تک اس فروخت میں حصہ لیتی ہیں پس اسلام کو گھر پہنچانیکے لیے جو خدمت کرنی پڑے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔ بعض لوگ زبانی تبلیغ نہیں کر سکتے وہ اس طرح تبلیغ کرینگے۔ کیونکہ جسقدر لوگوں کے گھروں میں ترجمہ قرآن انکی معرفت پہنچے گا گویا انہوں نے سب کو اسلام کی تبلیغ کر دی پس ہر جگہ کی جماعتیں اور جماعتوں کے افراد جنکو اللہ تعالیٰ اس ثواب میں حصہ لینے کی توفیق دے بہت جلد اطلاع دیں کہ کسقدر سیپاروں کی فروخت کرنیکی وہ اپنے علاقہ میں امید کرتے ہیں تاکہ ان کے نام نمونہ بھجوا دیا جائے جو تیار موجود ہے اور امید ہے کہ پہلا سیپارہ پندرہ بیس دن تک تیار ہو جائے گا اور ایک ماہ تک قادیان پہنچ جائیگا۔ مگر اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ زیادہ تر کوشش اسکی اشاعت کی غیر احمدیوں ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں میں ہونی چاہیئے چاہو کر اپنی ہی جماعت کے لوگ اسے خرید لیں کیونکہ اس طرح اشاعت کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا اگر سب ترجمہ ہی ختم ہو جائے تب بھی جماعت کے لیے پہرا اور چھپوایا جا سکتا ہے پہلے دوسرے لوگوں میں اشاعت ہونی چاہیئے اِلّا ماشاء اللہ ایک سیپارہ کی قیمت دو پیسہ ہوگی اور غالباً بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحہ پر ہوگا۔ ایک اعلیٰ کاغذ پر بھی چھپوایا جائیگا جو مجلد بھی ہوگا اور اس کی قیمت ۱۰ روپے فی سیپارہ ہوگی

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے مخلصین کو ہر طرح کی دینی خدمات کی توفیق دے اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹانے والوں کی اپنے خاص فضلوں کے ساتھ مدد فرماوے۔ آمین۔

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

مراسلات

کفایت شعاری

سر رابرٹ بلیمر نے جو لندن کاؤنٹی کونسل کا افسر تعلیم ہیں۔ ایک سرکلر ابتدائی مدارس کے مدرسین کے نام جاری کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "کفایت شعاری اور اپنی آمدنی کو پیش انداز کرنا قومی امداد ہے"۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو کفایت شعاری کی ترغیب دی جائے سرکلر میں بچوں اور ان کے والدین سے اپیل کیا گیا ہے کہ وہ کفایت شعاری کریں اور حسب ذیل تین سوال کر کے ان کے جواب دیئے جائیں۔

۱۔ ہم کیوں کفایت شعاری کریں۔

۲۔ کسطرح کفایت شعاری کی جائے۔

۳۔ جو بچت ہو اس کو کیا کیا جائے۔

قبل کسی چیز کی خریداری یا روپیہ صرف کرنے کے بچوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ اپنے جی میں سوال کریں کہ آیا بغیر اس صرف کے بھی کام چل سکتا ہے؟ اور مثال کے طور پر تصویر خانے میٹھائی کا درمیان کھانوں کے کھانا خوبصورت کپڑے۔ گاڑیوں پر چڑھنا اور غذا کو ضایع کرنا دکھایا گیا ہے ایک ضمیمہ میں کانسل نے یہ بتایا ہے کہ صرف لنڈن کے تصویر خانوں کی گولک کی آمدنی سالانہ آٹھ لاکھ پونڈ ہے اگر دو لاکھ بچے دو پنس ہفتہ وار بچائیں اور تھیٹر میں نہ جائیں۔ تو چھیاسی ہزار چھ سو تیس پونڈ کی سالانہ بچت ہو سکتی ہے اس سلسلہ میں چھوٹی چھوٹی رقموں کی اہمیت اس طرح ظاہر کی گئی ہے کہ ملک میں پینتالیس ملین آبادی ہے جس میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں اگر ہر شخص ملک میں ایک پنس بچائے۔ تو ایک لاکھ ستاسی ہزار پانچ سو پونڈ کی رقم ہو جائے جو دو سو ہوائی جہازوں کی قیمت ہوگی۔ کانسل سفارش کرتا ہے کہ اس آمد کی طرف سکول کے بچوں میں سبق دیئے جانے کا انتظام ہونا چاہئے۔

ہر ایک معاملہ میں میانہ روی مستحسن پسندیدہ ہے حضرت لقمان نے جو نصائح اپنے بیٹے کو کہیں۔ اور انکو حق سبحانہ تعالے نے متبعین اسلام کے رشد و ہدایت کے لیے اپنی کتاب مجید میں درج فرمایا ہے ان میں ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ اقصد فی مشیک (پ ۲۱ سورہ لقمان ع ۲/۱۱) اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔ ہر فرد بشر پر لازم و واجب ہے کہ اپنے ہر ایک معاملہ میں اپنے اقوال میں۔ اپنے افعال میں اپنے خیالات میں میانہ روی اختیار کرنے فلسفہ اخلاق کا یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ فضائل عین وسط میں ہیں جس طرح حالت تفریط قبیح و مذموم ہے اسی طرح افراط بھی رذایل میں داخل ہے۔

اسلام نے توسط و اعتدال اور میانہ روی کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ آدمی خیر خیرات میں بھی میانہ روی ملحوظ رکھے نہ تو ایسا بخل کرے کہ مٹھی کھلے ہی نہیں اور نہ اتنی داد و دہش کرے کہ آپ تکلیف اٹھائے اور لوگ الٹی ملامت کریں اور اس کی داد دہش کو فضول خرچی قرار دیں چنانچہ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل رکوع ۳) اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑ کہ گردن میں بندھا ہو اور نہ بالکل اس کو پھیلاؤ ایسا کرو گے تو تم بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کریں گے اور تم تہی دست بھی ہو جاؤ گے۔

اسلام نے اسراف و تبذیر سے مخالفت شدید فرمائی ہے چنانچہ سبحانہ تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ وکلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ خدا فضول خرچی کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ دوسرے مقام پر ہے۔ وآت ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربہ کفورا (بنی اسرائیل رکوع ۳) اور اے پیغمبر! رشتہ داروں اور غریبوں اور مسافر ہر ایک کو اس کا حق پہنچاتے رہو اور دولت کو بے جا مت اڑاؤ۔ کیونکہ دولت کے بیجا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکر گذار ہے۔

قرآن کریم نے جہاں مومنین کی صفات گنوائی ہیں اور ان کے نجات و فلاح کے وسایل بیان فرمائے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی ایک صفت اور ان کے فلاح و نجات کی ایک تدبیر اعراض عن اللغو بھی فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ (المومنون) اور وہ ایمان والے اپنی مراد کو پہنچ گئے جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے۔

غور کرو اسلام اپنے پیروؤں کو توسط و اعتدال اور کفایت شعاری و میانہ روی کی تاکید اور اسراف و تبذیر اور ہر اس شے سے جو لہو لعب اور لغو کا آلہ ہو ممانعت شدید فرمائی ہے پھر یہ کیا ہے کہ بعض اکابر قوم مسلمان بچوں کو عیدین اور شب برات کی تقریبوں میں آتشبازی انار پھلجھڑی اور گولے چھوڑتے ہیں اور یہ خوشیاں منانے کی صلاح دیتے ہیں کہ اسلامی شان و شوکت کا اظہار ہو کیا شان دین فطرت اس سے اعلیٰ و ارفع نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے پیروؤں کے انار اور پھلجھڑی اور گولے چھوڑنے سے خوش ہو اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آتشبازی چھوڑنے میں اتلاف مال اور نقصان جان کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے واقعات آئے دن وقوع میں آتے رہتے ہیں کہ آتشبازی سے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور چھوڑنے والے جل گئے۔ آتش و دود کی بھینٹ چڑھانے سے بڑھ کر اور کونسا امر تضیع زر کا موجب ہو سکتا ہے؟ انگلستان اپنے بچوں کو کفایت شعاری کی تعلیم دیتا ہے اور انکو ہدایت دیتا ہے کہ روپیہ صرف کرنے سے پہلے اپنے جی میں سوال کریں کہ آیا بغیر اس صرف کے بھی کام چل سکتا ہے؟ مسلمان بچو نکو بھی اپنے جی میں سوال کرنا چاہئے کہ۔ لغو۔ لہو و لعب۔ لہو الحدیث۔ اسراف و تبذیر اور باعث اتلاف مال و نقصان جان نہیں؟ افسوس دیگر اقوام دوران باخبر تو اسلامی چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں اور مسلمان نزدیکان بے بصر تشنہ لب ہیں۔ انما اشکو ابثی وحزنی الی اللہ +

آزادی انتخاب

کویمبٹور (مدراس) کی میونسپل کمیٹی کے انتخابات کے موقعہ پر حلقہ انتخاب نمبر ۱ کے رائے دینے والوں نے بے حد اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رائے دینے والوں نے امیدوار انتخاب کو مطلع و متنبہ کر دیا کہ کوئی شخص ہمارے مکانوں پر پہلے سے رائے دینے کا پرچہ مانگنے نہ آئے اور نہ ہی ہمارے لیے سواری بھیجنے کی تکلیف اٹھائے ہم خود رائے دینے والوں کے جلسہ میں آجائیں گے جہاں ہر امیدوار سے اس کے کاموں کی تفصیل دریافت کی جائے گی۔ ہر امیدوار سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس آمد کی تشریح و توضیح کرے گا کہ بعد انتخاب کے وہ کیا طریق عمل اختیار کرے گا۔ اور عامۃ الناس کی کس قسم کی خدمت انجام دے گا اس سے رائے دینے والے آسانی کے ساتھ

فیصلہ کرسکین گے کہ کون شخص میونسپل کمیٹی کی کیفیت کی اہلیت رکھتا ہی اور کس سے کا فدا نام کو زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ بلاشبہ تمام پرلے اور مضر خیز طریقوں سے یہ طریق انتخاب آزادانہ و ممتاز ہے۔ کہ اپنے نائبوں کو استحقاق و استفادہ کے اصولوں پر منتخب کرتا ہے۔ ان اصولوں پر جو لوگ منتخب ہونگے ان قدر منزلت اور عزت و وقعت بھی رعی و رعایا کے نزدیک اصلی اور حقیقی ہوگی۔ وفی ذلك فلیتنافس المتنافسون

اسلام نے اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کا انتظام ایسے لوگوں کے سپرد کریں جو اس کے اہل ہوں پر قرآن تبید فرماتا ہے۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الی اھلھا۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں۔ یہاں امانت سے مراد رعایا و برایا ہے اور مطلب یہ ہی کہ ایسے لوگوں کو ذمہ دار بناؤ جو اسکی اہلیت کو اپنے اندر رکھنے کی لیاقت رکھتے ہیں اور ہر دم ہر آن رعایا و برایا کے آرام و آسائش اور حفظ و مال و جان و ننگ و ناموس میں سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اس سے یہ نتیجہ ماخذ ہوتا ہے۔ کہ کمیٹیوں میں ممبر کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا جائے اور رکیفیت کی رائے اسی شخص کو دیجائے جس سے عامۃ الناس کو زیادہ نفع پہنچ سکتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے صحیح بخاری میں روایت ہے۔ کہ جب وہ یمن سے حضرت نبی کریم علیہ صلوٰۃ و تسلیم کی خدمت میں آئے تو اُن کے ساتھ اشعر قبیلہ کے دو مرد بھی تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی۔ ابو موسیٰ اشعری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم جو کوئی خدمت مانگے اسے ہرگز خدمت نہیں دیتے غور کرو جو شخص نوکری مانگے اس کی نسبت گمان پیدا ہو سکتا ہے کہ اسکی درخواست طمع سے خالی نہیں۔ کیونکہ کسب معاش کیلئے تجارت صنعت و حرفت اور زراعت بہت سے ذرائع موجود ہیں ان سب کو خیرباد کہکر غلامی پر مرے جانا اور اس کے لیے درخواستیں پر درخواستیں دینا ظاہر کرتا ہے کہ دال میں کالا کالا ضرور ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جن کو ہم خود حکم فرماویں خدا انکی مدد کرتا ہے جو خود کام کو اپنے سر پر لے اسکی مدد نہیں ہوتی۔ جو لوگ میونسپل کمیٹی کی رکیفیت کیلئے دن رات در بدر پھرتے ہیں اور رائے دینے والوں سے منت و سماجت اور خوشامد درآمد سے پرچے حاصل کرتے ہیں اسی طرح جو نا اہلوں کی رکینیت کی رائے دیتے ہیں۔ کیا وہ خدا اور رسول کے احکام کی صریح خلاف ورزی نہیں کرتے؟ کو پبلو میونسپلٹی کے حلقہ انتخاب نمبر (۱) کے رائے دہندوں نے ممبر منتخب کرنیکا طریق عمل اختیار کیا ہے فی الحقیقت سزاوار تحسین و آفرین و قابل تقلید و تتبع ہے۔ نورالدین۔

اطلاع

ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں۔ آپ نے اخبار میں سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو ریویو فرمایا ہے اسکی ایک فقرہ سے مجھے احتمال ہے۔ کہ آپکو اور آپکے ناظرین کو شاید مغالطہ ہوا سلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اخبار کے ذریعہ اسکا ازالہ ہو جائے۔

آپنے میری کسی تحریر سے جو عرض حال کے ضمن میں ہے یہ خیال کیا ہے کہ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے طبع کے اخراجات ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی جیب سے بطور ڈونیشن کے دئے ہیں حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے جو روپیہ اخراجات طبع کے لئے دیا ہے۔ وہ کسی شخص کا روپیہ تجارتی رنگ کا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی وساطت سے بطور شراکت دیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ دو قسم ہی کے کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ اعلیٰ مجلد اور ادنیٰ بے جلد۔ اول الذکر کی قیمت عہ ہے دوسری کی ۱۲ ؎

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان دہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سی لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہے آپ نے اس سرمہ کیمتعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دہند جالا پھولا پڑوال سیل سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہی قیمت سرمہ اعلیٰ عہ قسم دویم عہ تولہ قسم سویم عہ تولہ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ عہ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھڑ کر سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں اس کے لیے مفید ہی۔

ست سلاجیت

معید اعظم سے غافل کیا گیا ہے جسکی طبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طوام قاطع بلغم اور ریاح مواقع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس دوق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم محکم مقت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل علول و سیلان منی درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لیئے بہت مفید ہی نقدر دانہ بخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عہ قسم دویم ۸ رفی تولہ۔

کلاہ اور لنگیان

ہر قسم کی لنگیان بنہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ماشی ریشمی سوتی۔ ٹسری۔ صافے اور پشاوری ٹوپیان۔ ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر
قادیان

بچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہی بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلاء ہم آزمایشاء ایک شیشی صرف ۸ ر کو دیتے ہیں معجون طلسمی اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہی اور جسم توانا اور مضبوط ہو جاتا ہے قیمت فی عہ

طلسمی۔ یہ کمزوری دور کرنے کے لیے بے نظیر چیز ہے۔ خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ۳ ر

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دہند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸

سنو و دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا۔ قیمت فی بکس ۴ ر چار آنہ۔

حکیم محمد حسین ولد شرف الحسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلب گڈھ (دہلی)

ٹریکٹوں کا سلسلہ

ایک روپیہ چار آنہ کے پچیس ٹریکٹ

دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں

۱۲ لاکھ ٹریکٹ — ۱۲ لاکھ ٹریکٹ

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے کے لئے کمربستہ ہیں قطع نظر اس کے کہ گورو کل کے طلباء کو جو محض اسلام کے برخلاف تیار کیا جا رہا ہے اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلیں گی جب یہ فوج کدم اسلام پر ہلہ بولدیگی۔ ابھی اس سال سے ہی بنارس میں ایک باقاعدہ سوسائٹی تیار کیگئی ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف ٹریکٹ لکھنے کے لئے ۱۵۴۸ روپیہ خرچ کئے ہیں۔ دوسری طرف اس کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں۔ اور ہماری خاموشی اور بے حسی اس امر پر دال ہے۔ کہ گویا ہم میں جان اور احساس کا مادہ بالکل نہیں رہا۔ دوسری طرف سندھ میں ہم نے ایک ٹریکٹ باوا نانک کے متعلق شائع کیا۔ تو اس کے جواب میں آریوں اور سکھوں کی طرف سے چار منحیم ٹریکٹ لکھے گئے۔ جنکا اثر آپ اسی اخبار کے کسی پچھلے نمبر میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس سے اندازہ لگالیں کہ ہمیں کام کرنیکی کسقدر ضرورت ہے مذہبی دنیا میں زندہ رہنے کیلئے ہمیں کسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے اب زمانہ سستی اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے کا نہیں رہا۔ اب ضرورت ہے کہ ہم کمربستہ ہو کر میدان میں نکلیں۔ اور اشاعت اسلام کیلئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں فی الحال دو ٹریکٹ دفتر نور سے شائع ہوئے ہیں:

(۱) حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں۔ (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن ہے

یہ ہر دو ٹریکٹ کمال محنت اور دماغ سوزی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے صرف ہمیں ترقی اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے اسلئے محض اصلی خرچ پر فروخت کئے جاویں گے یعنی پچیس ٹریکٹوں کے لئے صرف ۱۲ اور اسطرح انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع ہوں گے۔ ناظرین کرام کو چاہیئے کہ اس کار خیر میں خاکسار کا ہاتھ بٹائیں اگر نور کے خریداران میں پچیس ٹریکٹوں کے باقاعدہ خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ ایکسال میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ اشاعت اسلام سکھوں اور آریوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اگر دوست ہمت کریں۔ تو عہ ماہوار پچیس ٹریکٹوں کیلئے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے اور اس سے سال بھر میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بفضل تعالیٰ یہ بارہ لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں ایک اور دھم اور ہل چل پیدا کر سکتے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی پہلی قسط طیار ہے۔ اول حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں۔ (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس کار خیر کیلئے خاکسار کا ہاتھ بٹانے کیلئے قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

مخلص بندہ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح آٹا لگا لگا کر سیخ ڈالنا نہیں پڑتا بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہینڈل پھیرتے جاؤ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں اور بچہ سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف ۳ علاوہ محصول رکھی ہے۔ دلان صرف ایک پیسہ:

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب استعمال ہمراہ ارسال ہوگی تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے:

نوٹ:۔ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں

مستری فضل کریم احمدی نزد مہمانخانہ قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا لال شربت ۸۱ء

بچوں کیلئے ایک ہی دوا ہے ماں دینا میٹھا میٹھا لال شربت

شیر خوار بچے کو اکثر پیچش رہتی ہے دودھ پیتے ہی قے کر دیتے ہیں پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں لاغر ہو جاتے ہیں دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ کے واسطے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شربت نہیں ہونے پاتی۔ اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں۔ زچہ کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو۔ غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ تو لال شربت استعمال کرنے سے لاغری جاتی رہیگی۔ دودھ زیادہ ہوگا۔ اور بچے خوشحال رہیں گے پوری حالت کی فہرست جسمیں سب سرٹیفکیٹ ہیں۔ وہ درج ہیں منگوا کر دیکھئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ۴ر تین شیشی عہ محصول ۱۰ر ادویات ہر جگہ دکانداروں یا دوافروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے:

لال شربت — لال شربت — لال شربت — لال شربت — لال شربت

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تا راچندت سٹریٹ کلکتہ